يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰهِ

ماہنامہ

WE ARE THE HELPERS OF ALLAH
MAJLIS ANSARULLAH BHARAT

مجلس انصاراللہ بھارت کا ترجمان

اَنۡصَارُ اللّٰہ

اگست/2020ء

خانہ کعبہ، مسجد الحرام

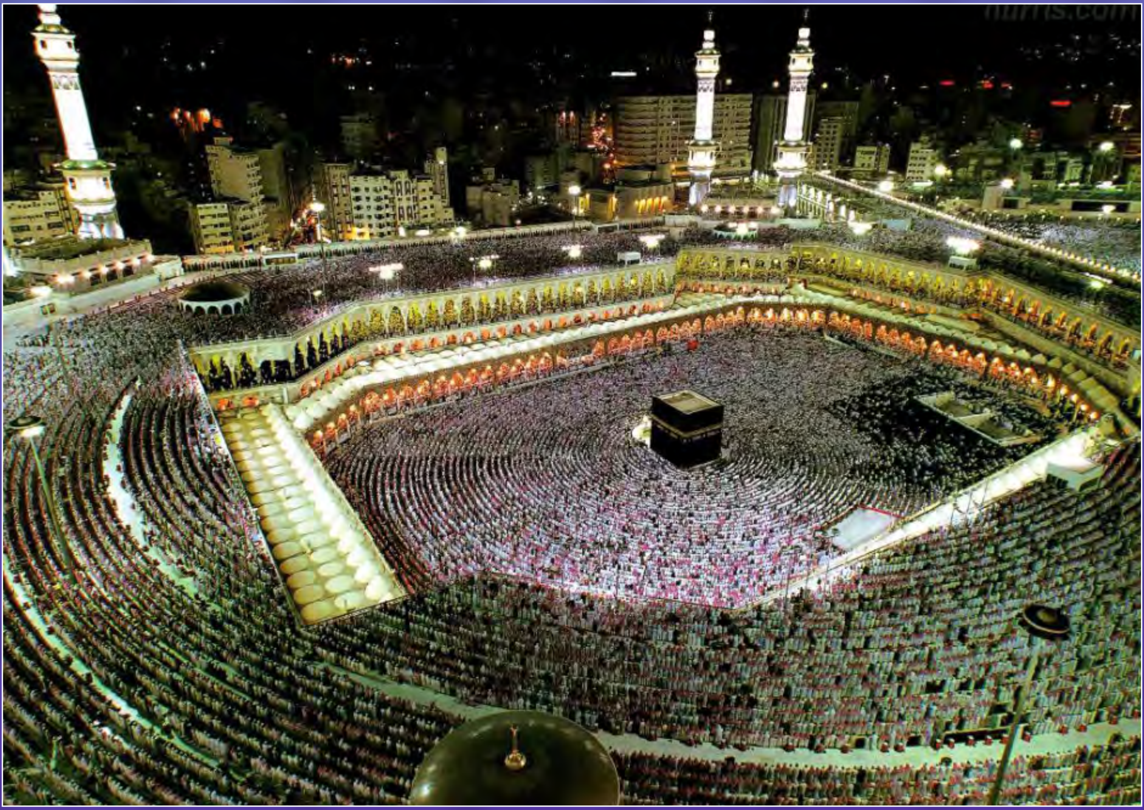

حجر اسود

مقام ابراہیم علیہ السلام

غارِ حرا:

جہاں نزول قرآن کریم کا آغاز ہوا

غار ثور: جہاں ہجرتِ مدینہ کے موقع پر
حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور حضرت ابوبکرؓ نے قیام فرمایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ (سورۃ الصف آیت:۱۵)

رَبِّ انۡفُخۡ رُوۡحَ بَرَکَۃٍ فِیۡ کَلَامِیۡ ھٰذَا وَ اجۡعَلۡ اَفۡئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھۡوِیۡۤ اِلَیۡہِ (فتح اسلام)

مجلس انصار اللہ سلسلہ عالیہ احمدیہ بھارت کا ترجمان

ماہنامہ انصار اللہ قادیان

جلد:18 | ظہور 1399 ہجری شمسی ۔ اگست/2020ء | شمارہ:8

نگران : عطاء المجیب لون صدر مجلس انصار اللہ بھارت

مدیر: حافظ سید رسول نیاز Mob. 98763 32272

نائب مدیر: محمد عارف ربانی Mob. 60062 37424

مجلس ادارت: شیخ مجاہد احمد شاستری، ایچ شمس الدین، سید طفیل احمد شہباز، جاوید احمد لون، تسنیم احمد بٹ، سید اعجاز احمد آفتاب

مینیجر: مقصود احمد بھٹی Mob. 84272 63701

مطبع: فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان

پروپرائٹر: مجلس انصار اللہ بھارت

مقام اشاعت: ایوان انصار قادیان، گورداسپور، پنجاب
فون : 01872-220186
ای میل:Ansarullah@qadian.in

بدل اشتراک سالانہ: سالانہ 210 روپے۔فی پرچہ 20 روپے
بیرون ملک سالانہ 50 یُو ایس ڈالر

ٹائٹل ڈیزائن: آر۔محمود احمد عبداللہ

فہرست مضامین

اداریہ	2
درس القرآن ودرس الحدیث	3
ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	4
مکتوب مبارک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	5
خلاصہ خطبات جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	6
مذہبی رواداری ایک جائزہ	11
حادثہ ہیروشیما، ناگاساکی۔75 سال پورے ہوئے	14
سیرت آنحضرت ﷺ بحیثیت امن کا شہزادہ	15
آنحضرت ﷺ کا پاکیزہ مزاح	20
مکرم محمد یونس صاحب مرحوم (دہلی بازار) قادیان کا ذکر خیر	21
تعارف کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، روحانی خزائن جلد ہفتم	22
سوسال قبل اگست 1920ء	24
اخبار مجالس	25

شعیب احمد ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر انصار اللہ بھارت قادیان سے شائع کیا : پروپرائٹر مجلس انصار اللہ بھارت

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی فراست

انسان اپنی جسمانی، دنیاوی اور روحانی تکمیل کیلئے آزمایا جاتا ہے۔مشکلات کا شکار ہوتا ہے۔لیکن ایسے مواقع پر مناسب حال فیصلہ لینا ضروری ہوتا ہے۔ورنہ انسان نقصان کا شکار ہوسکتا ہے۔لیکن جب ایک قوم کا عظیم قائد ہوتو پھر نہایت فراست سے فیصلہ لینا ضروری ہوتا ہے ورنہ پوری قوم کا مستقبل تاریک ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔جب ہم اس زاویہ سے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ کریں گے تو ہم پر واضح ہوگا کہ آپؐ خداداد فراست سے ایک واقعہ ہونے سے قبل آثار سے ہی حقائق محسوس کرتے ہوئے ایسی منصوبہ بندی کرتے تھے کہ ممکنہ نقصانات سے مسلمانوں کو بچالایا کرتے تھے۔اور اسلام کی ترقی کیلئے راہ ہموار ہوتی تھی۔چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی فراست کی گواہی دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔**تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمَاهُمْ لَا يَسْأَلُوْنَ النَّاسَ إِلْحَافًا** (البقرۃ:274) یعنی تُو ان (غرباء) کے آثار سے ان کو پہچانتا ہے وہ پیچھے پڑ کر لوگوں سے نہیں مانگتے۔

آغاز اسلام میں مخفی تبلیغ، پھر رشتہ داروں کو تبلیغ اور سفرِ طائف سے واپسی پر مطعم بن عدی کی پناہ لیکر دوبارہ مکہ میں داخل ہونا، دارارقم کو تبلیغ کا مرکز بنانا پھر حج کے موقع پر مختلف قبائل کو آپؐ کا نہایت دانائی اور حکمت کے ساتھ تبلیغ کرنا۔محاصرہ شعب ابی طالب میں تین سال تک روزانہ رات کو آپ اپنے سونے کی جگہ تبدیل کرتے اور رات کے وقت کمال دانائی سے مکہ میں موجود ہمدردوں سے رابطہ کرکے اجناس جمع کرکے مسلمانوں کے لئے انتظام فرماتے تھے۔مسلمانوں کو حبشہ کی طرف پھر مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کی ہدایت دینا یہ وہ دانشمندانہ اقدام تھے جن کے نتیجہ میں اسلام تدریجاً ترقی کرتا رہا۔جب خود آپؐ نے ہجرت کی تو ساتھی کا انتخاب، نکلنے کے وقت کا فیصلہ، حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر لٹا کر نکلنا، ہجرت مدینہ کے وقت آپ کبھی ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ اس حکمت عملی سے چلے کہ عام راستہ کے متوازی رہ کر سیدھا جانے کی بجائے اس راستہ کو عبور کرکے کبھی دائیں اور کبھی بائیں نکل جانا، مدینہ پہنچ کر مسجد نبویؐ کی جگہ کا انتخاب، انصار اور مہاجرین میں مؤاخات وغیرہ آپ کی غیر معمولی فراست وبصیرت کے اعلیٰ امثال ہیں۔

حضرت ابوہریرۃؓ کا شدت بھوک کی وجہ سے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے ایک آیت کا مفہوم پوچھنے پر وہ مطلب بتا کر چلے گئے۔لیکن نبی کریمؐ اُن کے مقصد کو سمجھ گئے اور اپنے گھر لے جا کر اصحاب الصفہ اور حضرت ابوہریرۃؓ کو دودھ پلانا آپؐ کی اعلیٰ فراست ہے۔

رسول کریمؐ منافقین کو بھی اُن کے چہروں سے پہچان لیا کرتے تھے۔اللہ تعالیٰ آپؐ کے متعلق فرماتا ہے۔**فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمَاهُمْ** (محمد:31) یعنی اُن کو ان کے لب ولہجہ سے یقیناً پہچان لے گا۔

میثاق مدینہ، تمام غزوات، صلح حدیبیہ، فتح مکہ کے موقع پر بھی آپؐ نے عظیم الشان فراست سے کام لیا۔آپؐ کی روحانی فراست نے بھانپ لیا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کے بعد حضرت ابوبکرؓ کو خلافت پر متمکن فرمائے گا۔اس لئے آپؐ نے اس سلسلہ میں کوئی وصیت نہیں کی تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

مجمع البحرین علم و معرفت   جامع الاسمین ابر و خاورے

یعنی وہ علم و معرفت کا مجمع البحرین ہے۔بادل اور آفتاب دونوں ناموں کا جامع ہے۔(درثمین فارسی صفحہ 21۔ترجمہ: حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیلؓ)

آج بھی ہم آنحضرتؐ کی اتباع سے اس فراست سے حصہ پاسکتے ہیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”آپؐ کا قول، عمل اور نصائح جو قرآن کریم کی پُرحکمت تعلیم ہیں، اس کی تفسیر ہیں جو آپؐ کے ہر قول اور فعل میں جھلکتی ہیں۔پس یہ اُسوہ حسنہ جو ہمارے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہر قول و فعل کو پُرحکمت بنانے کے لئے بھیجا ہے۔یہی ہے جس کے پیچھے چل کر ہم حکمت وفراست کے حامل بن سکتے ہیں۔“

(خطبہ جمعہ 14ردسمبر 2007ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں رسول اللہؐ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے ذاتی اور مجلس کے کاموں میں فراست سے کام لینے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

حافظ سید رسول نیاز

القرآن الکریم

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ○ (الاحزاب:41)

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ (الاحزاب:57)

ترجمہ: محمد تمہارے (جیسے) مَردوں میں سے کسی کا باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کا رسول ہے اور سب نبیوں کا خاتَم ہے اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

ترجمہ: یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

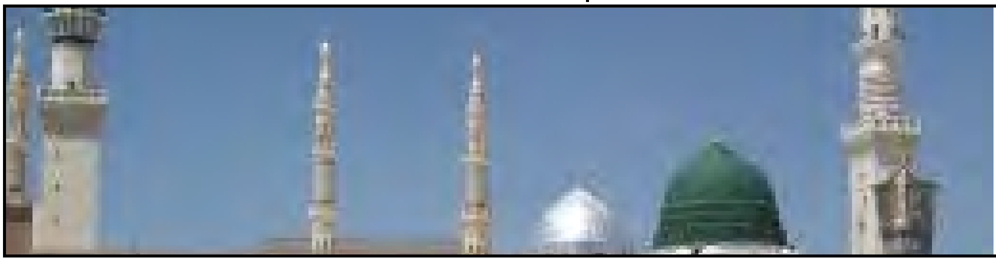

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ بِسِتٍّ اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَّخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ۔

(مسلم کتاب المساجد صفحہ ۱۹۴، جلد ۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دوسرے انبیاء پر مجھے چھ (6) باتوں میں فضیلت حاصل ہے۔ حقائق و معارف کے جامع کلمات مجھے دیئے گئے ہیں۔ رعب سے میری مدد کی گئی۔ میرے لئے غنائم حلال کی گئیں۔ میرے لئے ساری زمین پاک و صاف مسجد اور جائے عبادت قرار دی گئی۔ اور مجھے ساری مخلوقات کی طرف بھیجا گیا اور مجھے نبیوں کا خاتم بنایا گیا۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مستقل نبوت آنحضرتؐ پر ختم ہو گئی ہے

’’جس کامل انسان پر قرآن شریف نازل ہوا اُس کی نظر محدود نہ تھی اور اس کی عام غم خواری اور ہمدردی میں کچھ قصور نہ تھا۔ بلکہ کیا باعتبار زمان اور کیا باعتبار مکان اُس کے نفس کے اندر کامل ہمدردی موجود تھی۔ اس لئے قدرت کی تجلیات کا پورا اور کامل حصّہ اس کو ملا۔ اور وہ خاتم الانبیاء بنے۔ مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ اس سے کوئی روحانی فیض نہیں ملے گا بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحبِ خاتم ہے بجُز اُس کی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور اس کی امت کے لئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا اور بجُز اس کے کوئی نبی صاحبِ خاتم نہیں ایک وہی ہے جس کی مُہر سے ایسی نبوت بھی مِل سکتی ہے جس کے لئے اُمتی ہونا لازمی ہے۔ اور اُس کی ہمت اور ہمدردی نے امت کو ناقص حالت پر چھوڑنا نہیں چاہا۔ اور اُن پر وحی کا دروازہ جو حصول معرفت کی اصل جڑھ ہے۔ بند رہنا گوارا نہیں کیا۔ ہاں اپنی ختم رسالت کا نشان قائم رکھنے کے لئے یہ چاہا کہ فیضِ وحی آپ کی پیروی کے وسیلہ سے ملے اور جو شخص اُمتی نہ ہو اُس پر وحی الٰہی کا دروازہ بند ہو۔ سو خدا نے ان معنوں سے آپ کو خاتم الانبیاء ٹھیرایا۔ لہٰذا قیامت تک یہ بات قائم ہوئی کہ جو شخص سچی پیروی سے اپنا اُمتی ہونا ثابت نہ کرے اور آپ کی متابعت میں اپنا تمام وجود محو نہ کرے ایسا انسان قیامت تک نہ کوئی کامل وحی پا سکتا ہے اور نہ کامل ملہم ہو سکتا ہے۔ کیونکہ مستقل نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی ہے۔ مگر ظلّی نبوت جس کے معنے ہیں کہ محض فیض محمدی سے وحی پانا وہ قیامت تک باقی رہے گی تا انسانوں کی تکمیل کا دروازہ بند نہ ہو اور تا یہ نشان دنیا سے مٹ نہ جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمّت نے قیامت تک یہی چاہا ہے کہ مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ کے دروازے کھلے رہیں اور معرفت الٰہیہ جو مدارِ نجات ہے مفقود نہ ہو جائے۔‘‘

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۹، ۳۰)

مکتوبِ مبارک

سیدنا و امامنا حضرت مرزا مسرور احمد
خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی طرف سے شعبہ مال مجلس انصار اللہ بھارت کی ماہ مئی و جون 2020ء کی رپورٹ موصول ہوئی۔ جزاکم اللہ

اللہ تعالیٰ آپ اور جملہ ساتھی کارکنان کی جملہ نیک کاوشوں کو شرف قبولیت بخشے اور وہاں کے تمام انصار کو زہد و تقویٰ میں بڑھتے ہوئے مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی ذمہ داریاں احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق بخشے، خلافت احمدیہ کے ساتھ اخلاص و وفا میں بڑھاتا رہے اور ہر آن حافظ و ناصر ہو۔ (آمین)

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور

خلیفۃ المسیح الخامس

گزارش : جملہ انصار بھائیوں کو حضور انور کے مکتوب گرامی کی روشنی میں تاکید کی جاتی ہے کہ انصار اللہ کا چندہ ممبری اور اجتماع کا جائزہ لیں کہ آپ نے تا حال دورانِ سال کس قدر چندہ ادا کیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا ہے کہ **"وہاں کے تمام انصار کو زہد و تقویٰ میں بڑھتے ہوئے مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔"** حضور انور کی خدمت میں مسلسل مالی رپورٹ بھجوائی جاتی ہے آپ کو محاسبہ نفس کرتے ہوئے حضور انور کی دعاؤں کے حقیقی وارث بننے کیلئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اِس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

سیّدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خطبہ جمعہ: 05 جون 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
حضرت صہیب بن سنانؓ اور حضرت سعد بن ربیعؓ کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج میں پھر بدری صحابہ کا ذکر کروں گا۔ ان میں سے جن کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حضرت صہیب کے والد کا نام سنان بن مالک اور والدہ کا نام سلمیٰ بن قعید تھا۔ حضرت صہیب کا وطن موصول تھا۔

حضرت مصلح موعودؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک غلام صہیب تھے جو روم سے پکڑے ہوئے آئے تھے یہ عبداللہ بن جدعان کے غلام تھے جنہوں نے ان کو آزاد کر دیا تھا۔ یہ بھی رسول کریم ﷺ پر ایمان لائے اور آپ کے لئے انہوں نے کئی قسم کی تکالیف اٹھائیں۔ حضرت عمار اور حضرت صہیب نے تیس سے زائد افراد کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔ حضرت انس نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام لانے میں سبقت رکھنے والے چار ہیں۔ میں عرب میں سبقت رکھنے والا ہوں۔ صہیب روم میں سبقت رکھنے والا ہے اور سلمان اہل فارس میں سبقت رکھنے والا ہے اور بلال حبش میں سبقت رکھنے والا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ بیان فرماتے ہیں کہ جب صہیب ہجرت کیلئے روانہ ہوئے تو مکہ کے لوگوں نے ان کو روکا اس پر آپ نے اپنی ساری دولت ان کے سپرد کر دی اور خالی ہاتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ آپؐ نے فرمایا صہیب تمہارا یہ سودا سب پہلے سودوں سے نفع مند رہا۔ یعنی پہلے اسباب کے مقابلے میں تم روپیہ حاصل کیا کرتے تھے مگر اب روپے کے مقابلے میں تم نے ایمان حاصل کر لیا۔

جب حضرت عمرؓ زخمی ہوئے تو آپ نے وصیت کی کہ میری نماز جنازہ صہیب پڑھائیں گے اور تین روز تک مسلمانوں کی امامت کروائیں گے یہاں تک کہ اہل شوریٰ اس پر متفق ہو جائیں جس نے خلیفہ بننا ہے۔ حضرت صہیب کی وفات ماہ شوال 38 ہجری میں ہوئی بعض کے مطابق انتالیس ہجری میں وفات ہوئی۔ وفات کے وقت حضرت صہیب کی عمر تہتر برس تھی بعض روایات کے مطابق ستر برس تھی آپ مدینہ میں دفن ہوئے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلے صحابی جن کا ذکر ہے وہ حضرت سعد بن ربیع ہیں۔ آپ بیعت عقبہ اولیٰ اور عقبہ ثانیہ میں شامل تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ جنگ احد کا ایک واقعہ ہے جنگ کے بعد آنحضرت ﷺ نے حضرت ابی بن کعب کو فرمایا کہ جاؤ اور زخمیوں کو دیکھو۔ وہ دیکھتے ہوئے حضرت سعد بن ربیع کے پاس پہنچے جو سخت زخمی تھے۔ مگر اس صحابی نے کوئی پیغام نہ دیا صرف یہی کہا کہ ہم آنحضرت ﷺ کی حفاظت کرتے ہوئے اس دنیا سے جاتے ہیں تم بھی اسی راستے سے ہمارے پیچھے آ جاؤ۔ حضرت سعد بن ربیع غزوہ بدر و احد میں شامل ہوئے۔ آپ کی شہادت جو غزوہ احد میں ہوئی۔ حضرت سعد بن ربیع اور حضرت خارجہ بن زید کو ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔ حضرت جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ربیع کی شہادت کے بعد ان کی بیوی اپنی دونوں بیٹیوں کے ہمراہ آنحضرت ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا کہ ان کے چچا نے ان دونوں کا مال لے لیا ہے اور انہیں کچھ نہیں ملا۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں فیصلہ

فرمائے گا۔ اس پر میراث کے احکام پر مشتمل آیت نازل ہوئی پھر رسول اللہ ﷺ نے دونوں کے چچا کو بلوایا اور فرمایا کہ سعد کی بیٹیوں کو سعد کے مال کا تیسرا حصہ دو اور ان کی والدہ کو آٹھواں حصہ دو اور جو بچ جائے وہ تمہارا ہے۔

اس کے بعد میں مختصراً موجودہ حالات کے لئے بھی دعا کے لئے کہنا چاہتا ہوں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جہاں کورونا کی وباء اور آفات سے دنیا کو پاک کرے وہاں انسانوں کو یہ عقل اور سمجھ بھی دے کہ ان کی بقاء اور بچت ایک خدا کی طرف جھکنے اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے میں ہے۔ حکومتوں کو اللہ تعالیٰ عقل دے کہ انصاف پر مبنی نظام چلائیں۔ امریکہ میں بھی آجکل جو بے چینی اور بدامنی پھیلی ہوئی ہے اس سے ہر احمدی کو خصوصاً اس کے بداثرات سے محفوظ رکھے۔ حکومتی نظام کو بھی سمجھ لینا چاہئے کہ انصاف سے تمام شہریوں کے حقوق ادا کرتے ہوئے حکومتیں چلا کرتی ہیں۔ جتنی مرضی کوئی طاقتور حکومت ہو اگر عوام میں بے چینی ہے تو کوئی حکومت ٹک نہیں سکتی اس کے سامنے۔ اللہ کرے کہ دنیا میں جہاں جہاں بھی فساد ہیں ہر جگہ فساد دور ہوں اور حکومتیں عوام کے حق ادا کرنیوالی ہوں اور عوام اپنے حقوق کے لئے جائز حد تک حکومتوں پر دباؤ ڈالنے والے ہوں۔

اسی طرح پاکستانی حکومت کو بھی سوچنا چاہئے کہ صرف ملاں کے خوف سے احمدیوں پر جو آجکل ظلم اور سختیاں بڑھ رہی ہیں وہ نہ کریں بلکہ انصاف سے حکومت چلائیں، اپنی تاریخ سے سبق لے لیں۔ اس خیال کو چھوڑ دیں کہ اس ایشو سے حکومتوں کو لمبا کر سکتے ہیں۔ ہاں ان ظلموں کے نتیجہ میں دنیا میں احمدیت کی ترقی پہلے سے بڑھ کر ہوئی ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ ہوتی رہے گی۔ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے اور اس کو کوئی نہیں روک سکتا۔ بہرحال ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ ظلم اور فساد اور بدامنی کو دور فرمائے اور یہ جو وباء آجکل پھیلی ہوئی ہے اس سے انسان سبق حاصل کرکے اپنی حالتوں میں تبدیلیاں پیدا کرے اور ہم احمدیوں کو پہلے سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق اور اس کے بندوں کا حق ادا کرنے کی توفیق ملے تاکہ ہم زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے والے بن سکیں اور ترقیات کو جلد سے جلد اپنے سامنے ہوتا ہوا دیکھ سکیں۔

خطبہ جمعہ 12 جون 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
حضرت سعید بن زیدؓ اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج جن صحابہ کا میں ذکر کروں گا ان میں سے ایک ہیں حضرت سعید بن زیدؓ۔ یہ حضرت عمر بن خطاب کے چچازاد بھائی تھے۔ ان کا شجرہ نسب آٹھویں پشت پر کعب بن لوئی پر جا کر آنحضرت ﷺ سے ملتا ہے۔ حضرت سعید کی بہن عاتکہ کی شادی حضرت عمر سے اور حضرت عمر کی بہن فاطمہ کی شادی حضرت سعید سے ہوئی تھی اور یہ وہی بہن ہے جو حضرت عمر کے قبول اسلام کا باعث بھی بنی۔ حضرت سعید کے والد زید بن عمرو زمانہ جاہلیت میں ایک خدا کی عبادت کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ جو حضرت ابراہیم کا معبود ہے وہی میرا معبود ہے اور جو ابراہیم کا دین ہے وہی میرا دین ہے۔ اس زمانے میں بھی موحد موجود تھے بعض بچے سوال کر دیتے ہیں کہ اسلام سے پہلے آنحضرت ﷺ کا کیا دین تھا کس کی عبادت کرتے تھے؟ تو آنحضرت ﷺ تو سب سے بڑھ کر موحد تھے اور ایک خدا کی عبادت کیا کرتے تھے۔ زید بن عمرو ہر قسم کے فسق و فجور غرض کہ مشرکین کے ذبیحہ سے بھی اجتناب کرتے تھے۔

زید بن عمرو نے آنحضرتؐ کا زمانہ پایا مگر آپ کی بعثت سے پہلے وفات پا گئے تھے۔ حضرت عامر بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار انہوں نے مجھے کہا کہ اے عامر دیکھو میں اسماعیل کی نسل سے ایک نبی کا منتظر ہوں لیکن یوں معلوم ہوتا ہے کہ مجھے اس کا زمانہ نصیب نہیں ہوگا کہ اس کی تصدیق کروں۔ اے عامر اگر تم اس نبی کا زمانہ پاؤ تو اسے میرا اسلام کہنا۔ عامر کہتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ کا ظہور ہوا تو میں مسلمان ہو گیا اور حضور ﷺ کو زید بن عمرو کا پیغام دیا۔ حضورؐ نے سلام کا جواب دیا اور ان کیلئے رحمت کی دعا کی اور فرمایا میں نے اس کو جنت میں اس طرح دیکھا کہ وہ اپنے دامن کو سمیٹ رہا تھا۔ سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ زید بن عمرو کی وفات رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے پانچ سال قبل ہوئی۔

حضور انور نے فرمایا: جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ حضرت سعید

بن زید حضرت عمر کے بہنوئی تھے اور حضرت سعید بن زید کی ہمشیرہ عاتکہ بنت زید حضرت عمر کے عقد میں آئی تھیں۔ حضرت سعید بن زید اور ان کی بیوی حضرت فاطمہ بنت خطاب آنحضرت ﷺ کے دارِ ارقم میں داخل ہونے سے پہلے ایمان لے آئے تھے۔

حضور انور نے حضرت عمرؓ کے قبول اسلام کا ایمان افروز واقعہ بیان فرمانے کے بعد فرمایا تو یہ حضرت سعید تھے جو حضرت عمر کے بھی اسلام لانے کا ذریعہ بنے۔ حضرت سعید بن زید اولین مہاجرین میں سے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی مؤاخات حضرت رافع بن مالک سے جبکہ ایک روایت کے مطابق حضرت ابی بن کعب سے کروائی۔

حضرت سعید بن زید غزوہ بدر میں شامل نہیں ہو سکے تھے۔ حضرت سعید بن زید کی جنگ بدر میں شریک نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قریش کے ایک قافلہ کی شام سے روانگی کا اندازہ فرمایا تو آپ نے مدینہ سے اپنی روانگی سے دس روز پہلے حضرت طلحہ بن عبید اللہ اور حضرت سعید بن زید کو قافلے کی خبر رسانی کے لئے بھیجا۔ رسول اللہ ﷺ کو حضرت طلحہ اور حضرت سعید کے واپس آنے سے پہلے ہی یہ خبر معلوم ہوگئی کہ وہ قافلہ وہاں سے گزر کے چلا گیا ہے۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ اور حضرت سعید بن زین مدینہ کیلئے روانہ ہوئے تا کہ رسول اللہ ﷺ کو قافلے کی خبر دیں۔ ان دونوں کو آپ کی غزوہ بدر کیلئے روانگی کا علم نہیں تھا۔ یہ مدینہ اس دن پہنچے جس دن رسول اللہ ﷺ نے بدر میں قریش کے لشکر سے مقابلہ کیا تھا۔ یہ دونوں بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کیلئے مدینہ سے روانہ ہوئے اور آپ کی بدر سے واپسی پر تربان میں ملے۔ گویہ دونوں جنگ میں شامل نہ ہوئے مگر رسول اللہ ﷺ نے بدر کے مالِ غنیمت میں سے ان کو حصہ عطا فرمایا اور یہ دونوں بدر میں شاملین ہی قرار دیئے گئے۔

حضرت سعید بن زید عشرہ مبشرۃ یعنی ان دس خوش نصیب صحابہ میں سے ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے اسی دنیا میں جنت کی خوشخبری ملی۔ حضرت سعید بن زید کے سامنے بہت سے انقلابات برپا ہوئے بیسیوں خانہ جنگیاں پیش آئیں اور گو وہ اپنے زہد و اتقا کے باعث ان جھگڑوں سے ہمیشہ کنارہ کش رہے تاہم جس کی نسبت جو رائے رکھتے تھے اس کو آزادی کے ساتھ ظاہر کرنے میں تامل بھی نہیں کرتے تھے۔ حضرت سعید بن زید نے پچاس یا اکاون ہجری میں تقریباً ستر برس اور بعض روایات کے مطابق ستر سال سے متجاوز عمر میں جمعہ کے دن وفات پائی۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے نماز جنازہ پڑھائی اور مدینہ میں ان کی تدفین ہوئی۔ حضرت سعید بن زید نے مختلف اوقات میں دس شادیاں کیں اور ان بیویوں سے تیرہ لڑکے اور انیس لڑکیاں ان کی پیدا ہوئیں۔

اگلا ذکر ہے حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کا۔ ان کا نام زمانہ جاہلیت میں عبدِ عمرو تھا اور دوسری روایات کے مطابق عبدالکعبہ تھا۔ اسلام لانے کے بعد آنحضرتؐ نے یہ نام بدل کر عبدالرحمن رکھ دیا۔ سہلہ بنت عاصم بیان کرتی ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف سفید رنگ، خوبصورت آنکھوں والے، لمبی پلکوں، لمبے ناک والے تھے۔ کانوں کے نیچے تک بال تھے گردن لمبی ہتھیلیاں مضبوط اور انگلیاں موٹی تھیں۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف ان دس اصحاب میں شامل تھے جن کو ان کی زندگی میں ہی جنت کی بشارت مل گئی تھی۔ آپ ان اصحاب شوریٰ کے چھ افراد میں سے ایک ہیں جن کو حضرت عمر نے خلافت کے انتخاب کے لئے مقرر فرمایا۔ آپ ان قلیل افراد میں سے تھے جنہوں نے زمانہ جاہلیت میں بھی شراب کو اپنے اوپر حرام کیا ہوا تھا۔ آپ ابتدائی آٹھ اسلام لانے والوں میں سے ہیں۔ آپ حبشہ کی طرف جانے والی دونوں ہجرتوں میں شامل تھے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف بیان کرتے ہیں جب ہم مدینہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور سعد بن ربیع کو آپس میں بھائی بھائی بنا دیا۔ ابھی کچھ عرصہ گزرا تھا کہ حضرت عبدالرحمن آئے اور ان پر زعفران کا نشان تھا تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ کیا تم نے شادی کر لی ہے۔ عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کس سے۔ انہوں نے کہا کہ انصار کی ایک عورت سے۔ فرمایا کتنا مہر دیا ہے عرض کیا ایک گٹھلی کے برابر سونا۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ولیمہ بھی کرو خواہ ایک بکری کا ہی سہی۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف غزوہ بدر احد سمیت تمام غزوات میں آنحضرتؐ کے ساتھ شریک رہے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کا ذکر جو ہے باقی انشاء اللہ آئندہ کروں گا۔

خطبہ جمعہ: 19 جون 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پچھلے خطبہ میں حضرت عبدالرحمن بن عوف کا ذکر ہو رہا تھا اور اس کا کچھ حصہ رہ گیا تھا جو آج بھی میں بیان کروں گا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف جنگ احد میں بھی شامل ہوئے۔ غزوہ احد کے دن جب لوگوں کے پاؤں اکھڑ گئے تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ غزوہ احد کے دن حضرت عبدالرحمن بن عوف کو اکیس زخم آئے اور پاؤں میں ایسا زخم آیا کہ آپ لنگڑا کر چلتے تھے اور سامنے کے دو دانت بھی شہید ہوئے۔

شعبان چھ ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف کی قیادت میں سات سو آدمیوں کو دومۃ الجندل کی طرف بھیجا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف کے قبیلے کو مسجد نبوی کے عقب میں کھجوروں کے ایک جھنڈ میں رہائش کے لئے زمین عطا کی۔ پھر حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت عمر کو بطور جاگیر بھی زمین عطا فرمائی۔ حضرت عمر کے دورِ خلافت میں جب ملک شام میں اسلام کو فتوحات ملیں تو حضرت عبدالرحمن بن عوف کو ان کی زمین دی گئی۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف کو یہ سعادت بھی ملی کہ آنحضرت ﷺ نے ان کے پیچھے نماز پڑھی۔ نماز کے بعد حضورؐ نے فرمایا کہ ہر نبی اپنی زندگی میں امت کے کسی نیک آدمی کے پیچھے نماز ضرور پڑھتا ہے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف ظہر سے پہلے لمبی نماز پڑھا کرتے تھے یعنی نفل پڑھا کرتے تھے۔ جب اذان سنتے تو فوراً نماز کے لئے تشریف لے آتے۔ ایک راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا عبدالرحمن خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں اور یہ دعا کر رہے ہیں کہ اللہ مجھے نفس کے بخل سے بچائیو۔ جس سال حضرت عمر خلیفہ منتخب ہوئے اس سال آپ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف کو امیر حج مقرر کیا تھا۔ ایک دفعہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رسول اللہ ﷺ کے پاس جوؤں کی کثرت کی شکایت لے کر حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے آپؓ کو ریشمی لباس پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

آنحضرت ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف کے متعلق فرمایا کہ وہ مسلمانوں کے سرداروں کے سردار ہیں اور یہ بھی فرمایا کہ عبدالرحمن آسمان میں بھی امین ہے اور زمین میں بھی امین ہے۔

ایک روایت ہے حضرت عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر شام کی طرف نکلے یہاں تک کہ سرغ مقام پر پہنچے۔ آپ کی ملاقات فوجوں کے کمانڈر حضرت ابوعبیدہ بن الجراح اور ان کے ساتھیوں سے ہوئی۔ لوگوں نے حضرت عمر کو بتایا کہ شام کے ملک میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی ہے۔ حضرت عمر نے مشورہ کے بعد لوگوں میں واپسی کا اعلان کر دیا۔ اتنے میں حضرت عبدالرحمن بن عوف بھی آ گئے، انہوں نے عرض کی کہ میرے پاس اس مسئلے کا علم ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم کسی جگہ کے بارے میں سنو کہ وہاں کوئی وباء پھوٹ پڑی ہے تو وہاں مت جاؤ اور اگر کوئی مرض کسی ایسی جگہ پر پھوٹ پڑے جہاں تم رہتے ہو تو وہاں سے فرار ہوتے ہوئے باہر مت نکلو۔ جہاں وباء پھوٹ پڑی ہے وہاں جانا نہیں اور جس علاقے میں رہتے ہو وہاں وباء ہے پھر وہاں سے باہر نہ نکلو اور اپنے آپ کو وہیں رکھو تا کہ وہ مرض اور وبا دوسرے لوگوں میں نہ پھیلے۔ آجکل دنیا اس پر جو عمل کر رہی ہے لاک ڈاؤن میں، جنہوں نے وقت پہ کیا وہاں کافی حد تک اس کو محدود کر لیا جہاں نہیں کر سکے اور لاپرواہی کی وہاں یہ پھیلتی چلی جا رہی ہے بہرحال یہ بنیادی نکتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع میں اپنے صحابہ کو بتا دیا۔

ایک روز حضرت عمرؓ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا اگر میں مر جاؤں تو تمہارا معاملہ ان چھ افراد کے ذمہ ہو گا۔ حضرت علی بن ابوطالب، حضرت زبیر بن عوام، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت عثمان بن عفان، حضرت طلحہ بن عبیداللہ اور حضرت سعد بن مالک۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف تین دن مدینہ کے ہر گھر گئے اور مردوں اور عورتوں سے پوچھا کہ ان کی رائے کس شخص کی خلافت کے حق میں ہے۔ سب نے یہی کہا کہ انہیں حضرت عثمان کی خلافت منظور ہے چنانچہ انہوں نے حضرت عثمان کے حق میں اپنا فیصلہ دے دیا اور وہ خلیفہ ہو گئے۔ حضور انور نے فرمایا: حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کے کچھ اور واقعات بھی ہیں جو انشاء اللہ آئندہ بیان ہوں گے۔

خطبہ جمعہ: 26 جون 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ اور حضرت سعد بن معاذؓ کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت عبدالرحمن بن عوف کا بقایا حصہ آج بیان کروں گا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف کی سخاوت مشہور تھی اور مالی قربانیاں بھی انہوں نے بہت کیں۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے وصیت کی تھی کہ جنگ بدر میں شریک ہونیوالے ہر ایک کو چارسو دیناران کے ترکہ میں سے دیئے جائیں۔ چنانچہ اس پر عمل کیا گیا۔ اس وقت ان اصحاب کی تعداد سو تھی۔ رسول کریم ﷺ نے جب صحابہ کرام کو غزوہ تبوک کی تیاری کیلئے حکم دیا تو آپؐ نے امراء کو اللہ کی راہ میں مال اور سواری مہیا کرنے کی تحریک بھی فرمائی۔ اس پر حضرت عبدالرحمن بن عوف نے ایک سو اوقیہ دیئے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے حضرت عثمان سے ایک زمین چالیس ہزار دینار کے عوض خریدی اور بنوزہرہ کے غرباء اور ضرورتمندوں اور امہات المؤمنین میں تقسیم فرمادی۔ مسور بن مخرمہ کہتے ہیں کہ جب میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس زمین میں سے ان کا حصہ دیا تو حضرت عائشہ نے دریافت فرمایا کہ یہ کس نے بھیجا ہے۔ میں نے کہا عبدالرحمن بن عوف نے۔ تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ میرے بعد تم سے حسن سلوک وہی کرے گا جو نہایت درجہ صبر کرنے والا ہوگا۔ پھر آپؓ نے دعا دی کہ اے اللہ عبدالرحمن بن عوف کو جنت کے چشمہ سلسبیل کا مشروب پلا۔

ایک بار مدینہ میں اجناس خوردنی کا قحط تھا۔ اسی اثناء میں شام سے سات سو اونٹوں پر مشتمل گندم آٹا اور خوردنی اشیاء کا قافلہ مدینہ آیا جس سے مدینہ میں ہر طرف شور مچ گیا۔ حضرت عائشہؓ نے پوچھا یہ شور کیسا ہے۔ عرض کیا گیا کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف کا سات سو اونٹوں کا قافلہ آیا ہے۔ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ عبدالرحمن جنت میں گھٹنوں کے بل داخل ہوگا۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ کی یہ روایت جب حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کو پہنچی تو آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ اے ماں میں آپ کو گواہ ٹھہراتا ہوں کہ یہ سارا غلہ اور خوردنی اشیاء اور یہ سب باردانہ اور اونٹوں کے پالان تک میں نے راہ خدا میں دے دیئے تا کہ میں چل کر جنت میں جاؤں۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف کا انتقال اکتیس یا بتیس ہجری میں ہوا۔ بہتر برس زندہ رہے بعض کے نزدیک اٹھتر برس اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ حضرت عثمان نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اگلا ذکر حضرت سعد بن معاذؓ کا ہے۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلہ اوس کی شاخ بنوعبدالاشہل سے تھا اور آپ قبیلہ اوس کے سردار تھے۔ حضرت سعد بن معاذ نے حضرت مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ جب حضرت سعد بن معاذ نے اسلام قبول کیا تو بنوعبدالاشہل سے کہا کہ مجھ پر حرام ہے کہ میں تمہارے مردوں اور عورتوں سے کلام کروں یہاں تک کہ تم اسلام قبول کرلو۔ اس کے بعد سعد نے اپنے قبیلے والوں کو اسلام کے اصول سمجھائے، اور کہتے ہیں کہ ابھی اس دن پر شام نہیں آئی تھی کہ تمام قبیلہ مسلمان ہوگیا اور پھر سعد بن معاذ اور اُسید بن حضیر نے خود اپنے ہاتھ سے اپنی قوم کے بت نکال کر توڑے۔

حضرت سعد بن معاذ غزوہ بدر، احد اور خندق میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شامل ہوئے۔ غزوہ بدر کے روز اوس کا جھنڈا ان ہی کے پاس تھا۔ غزوہ بدر کے موقع پر حضرت سعد بن معاذ کا جوش و جذبہ اور آنحضرت ﷺ سے محبت وفدائیت کا اظہار اس رائے سے ہوتا ہے جو بدر میں انہوں نے آنحضرت ﷺ کو دی تھی۔ خدا کی قسم جب ہم آپ کو سچا سمجھ کر آپ پر ایمان لے آئے ہیں اور ہم نے اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں دے دیا ہے تو پھر اب آپ جہاں چاہیں چلیں ہم آپ کے ساتھ ہیں اور اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے کہ اگر آپ ہمیں سمندر میں کود جانے کو کہیں تو ہم کود جائیں گے اور ہم میں سے ایک فرد بھی پیچھے نہیں رہے گا اور آپ ان شاء اللہ تعالیٰ ہم سب کو لڑائی میں صابر پائیں گے اور ہم سے وہ بات دیکھیں گے جو آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرے گی۔

حضور نے فرمایا: ابھی ان کا ذکر چل رہا ہے باقی ان شا اللہ تعالیٰ آئندہ خطبہ میں بیان ہوگا۔......☆......☆......☆......

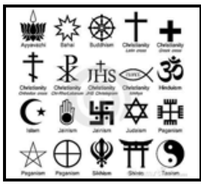

مذہبی رواداری ایک جائزہ

نویدالفتح شاہد
مبلغ انچارگ بھاگلپور
فاضل ،بی۔اے

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو تمام مخلوقات میں سے اشرف المخلوقات بنا کر اپنی عبادت اور اپنی مخلوق کی خدمت کے واسطے اس دنیا میں پیدا کیا۔اس کی عظیم الشان قدرت نے صفت رحمانیت کے اظہار سے چاند،سورج،ستارے،سیارے،چرند پرند،ہوا،پانی،پیڑ پودے ، نباتات وحیوانات الغرض تمام کوانسان کی خدمت پر مامور کر دیا ہے۔ مزید برآں اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت نے یہ تقاضا کیا کہ انسان کی کوشش ودعا کو بروئے کار لاکر علمی وعملی صلاحیت بخشے اور سائنس وجغرافیہ،ریاضی واقتصادیات وغیرہ میں اسے کامیاب کرے تاکہ وہ مزید تمدنی وسماجی ترقی کرتے ہوئے سیاسی ومعاشرتی اور مذہبی واخلاقی معیار کی بلندی تک پہنچ سکے۔

’’حیوانات،قدرت کی نعمتوں میں سے جو بھی میسر آجائے اس پر گزراَوقات کر لیتے ہیں۔وہ نہ تو اپنے ماضی کی یادوں میں کھوئے رہتے ہیں اور نہ ہی آئندہ کے متعلق سنہرے خواب دیکھا کرتے ہیں۔ اس کے برعکس عالم حیوانات میں انسان کوایک منفرد حیثیت حاصل ہے۔شاذ ہی وہ کبھی اپنے حال پر قانع ہوتا ہے۔یا تو وہ ماضی کی یادوں میں کھویا رہتا ہے یا پھر اِس سہارے پر زندہ رہتا ہے کہ مستقبل میں اچھے دن آنے والے ہیں۔ان کی ان اُمیدوں کا تعلق بالعموم اقتصادی، سیاسی یا مذہبی معاملات سے ہوتا ہے۔‘‘(1)

مذہب دراصل اُس راستے کو کہتے ہیں یا اُن اصولوں کو کہا جاتا ہے جن پر چل کر انسان اپنے پیدا کرنے والے خالق ومالک کو پہچان سکے۔اور اسی پرمیشور(خدا) کی عبادت میں محو ہو جائے۔اور اس نے جتنی مخلوق پیدا کی ہے ان سے سچی ہمدردی ظاہر ہو۔یا بالفاظ دیگر حقوق اللہ اور حقوق العباد کی حقیقی بنیاد پڑے اور پروان چڑھے۔جیسا کہ شری مدبھگوت گیتا کے ادھیائے(باب)18 شلوک(آیت)62 میں بیان ہے کہ

तमेव शरणं गच्छ सर्व भावेन भारत ।

तत्प्रसादात्परां शान्ति स्थानं प्राप्स्यसि शाश्वतम ॥

یعنی’’اے اَرجُن تو خالص ہو کر اس خدا کے حضور حاضر ہو جا۔اس خدا کے فضل سے تو حقیقی امن وسکون نیز انتہائی سکھ حاصل کرے گا۔‘‘

’’ہم جانتے ہیں بلکہ سب اس بات کو مانتے ہیں کہ دنیا ایک گلوبل ولیج بن چکی ہے۔جیسا کہ جدید ذرائع آمدورفت یا میڈیا،انٹرنیٹ اور دیگر ذرائع سے ہم سب باہم ملے ہوئے ہیں۔یہ تمام عناصر ایسے ہیں کہ ان کے ذریعہ سے دنیا بھر کی قومیں اس حد تک ایک دوسرے کے قریب آچکی ہیں جتنی پہلے کبھی بھی نہ تھیں۔ہم دیکھتے ہیں کہ مختلف نسلوں،مذاہب اور قومیتوں سے تعلق رکھنے والے افراد باہم مل جل کر رہتے ہیں۔یقیناً بہت سے ممالک میں ایک بڑی تعداد دوسرے ممالک سے آنے والے مہاجرین پر مشتمل ہے۔ یہ مہاجرین اس حد تک معاشرہ میں گھل مل گئے ہیں کہ اب حکومتوں یا عوام کیلئے انہیں نکالنا بہت ہی مشکل بلکہ ناممکن ہے۔‘‘(2)

’’اختلاف مذہب دنیوی تعلقات کو توڑ دینے کے موجب نہیں ہونا چاہئے اگر دنیا اُس پر عمل کرے اور فتنہ وفساد میں حصہ نہ لے تو تمام مذہبی جھگڑے اور فسادات مٹ سکتے ہیں۔‘‘(3)

ہندو اور مسلمان اور عیسائی سب نام بندوں کے ہیں۔جب پرماتما کسی کو چن لیتا ہے تو پھر وہ قوموں کے بندھن سے آزاد ہو جاتا ہے۔وہ کسی خاص قوم کا نہیں رہتا ہر قوم اس کی ہو جاتی ہے اور وہ سب کا ہو جاتا ہے۔

اے مسلمان،عیسائی،سکھ،بدھ اور’’پیارے ہندو بھائیو! ہم ایک وطن میں رہتے ہیں۔عام طور پر ایک ہی بولی بولتے ہیں۔پرماتما کا روشنی دینے والا سورج ہم سب کو ایک ہی روشنی دیتا ہے۔اُس کا خوبصورت چاند ہم سب کو بغیر فرق کے محبت بھری نگاہوں سے دیکھتا ہے۔رات کا اندھیرا جب ساری دنیا پر چھا جاتا ہے، جب

ہمارے اپنے حواس بھی ہم کو چھوڑ جاتے ہیں۔اور دن کا تھکا ہوا جسم بے جان ہو کر چار پائی پر گر جاتا ہے۔اس وقت خدا کے فرشتے اپنے پریم کے پروں کو پھیلا کر ہم سب پر اپنا سایہ کر دیتے ہیں۔اور ہندو مسلمان میں فرق نہیں کرتے۔ ہمالہ کی چوٹیوں پر پڑی ہوئی برف جب سورج کی گرمی سے پگھلتی ہے اور دریاؤں کے پانیوں کو ان کے کناروں تک بلند کر دیتی ہے ، جب خوبصورت گنگا اور دل لبھانے والی جمنا اپنے اُچھلنے والے پانیوں کو پیاس سے خشک شُدہ کھیتوں میں لا کر ڈالتی ہیں وہ کبھی بھی نہیں دیکھتیں کہ کون مسلمان ہے اور کون ہندو۔وہ آگ جو گند کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے اور انسانی دوزخ کو بجھانے کے کام آتی ہے۔ہندو کی بھاجی اور مسلمان کے سالن کے پکانے میں اُس نے کبھی فرق نہیں کیا۔پھر جب پر ماتما کی نعمتوں نے ہم سب میں کوئی فرق نہیں رکھا، ہماری اِس سے محبت کیوں فرق والی ہو؟‘‘(4)

’’اصل بات یہ ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ ہر قوم میں کچھ شریف لوگ بھی ہوتے ہیں جن کا مقصد کسی بے جا حقارت یا کسی کو بیجا گالی گلوچ دینا یا کسی قوم کے بزرگوں کو برا بھلا کہنا ان کا مقصد نہیں ہوتا۔مگر ہم جو کام کرتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کے حکم اور اس کی اجازت اور اس کے اشارہ سے کرتے ہیں...اور مذہبی تحقیقات کے واسطے ضروری ہے کہ لوگ ٹھنڈے دل اور انصاف پسند طبیعت لے کر ایک مجلس میں جمع ہوں۔ایسا ہو کہ اُن میں کسی قسم کے جنگ وجلال کے خیالات جوش زن نہ ہوں تو بہتر ہو۔پھر ایسی حالت میں ایک طرف سے ایک شخص اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے اور جہاں تک وہ بول سکتا ہے بولے۔ پھر دوسری طرف سے جانب مقابل بھی اسی طرح نرمی اور تہذیب سے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے۔اسی طرح بار بار ہوتا رہے۔مگر افسوس کہ ابھی تک ہمارے ملک میں اس قسم کے متحمل لوگ اور صبر اور نرم دلی سے تحقیق کرنے والے نہیں ہیں۔ابھی ایسا وقت نہیں آیا۔ ہاں امید ہے کہ خدا جلدی ایسا وقت لے آوے گا۔‘‘(5)

’’درحقیقت اگر کسی کو ٹھنڈے دل اور انصاف کی نظر اور بردباری سے نہ سنا جائے تو اس کی سچی حقیقت اور تہ تک پہنچنے کے واسطے ہزاروں مشکلات ہوتے ہیں۔‘‘(6)

ان مشکلات سے بچنے کے واسطے ہمیں تمام مذاہب کی اچھی باتوں کو لوگوں کے سامنے رکھنا آج کے زمانہ میں بہت ضروری ہو گیا ہے۔ مذہبی رواداری کی وجہ سے ہم ایک اچھے سماج کو جنم دینے والے ہو سکتے ہیں۔ہماری تعلیم وتربیت میں ترقی ہو سکتی ہے۔ہم اعلیٰ اخلاق کے حامل ہو سکتے ہیں۔اپنی قوم اور وطن عزیز کے واسطے عظیم الشان وعظیم المرتبت کام سرانجام دے سکتے ہیں۔تاہم ہمیں اس بات پر پورے طور پر اطلاع ہونی چاہئے کہ

’’ہر مذہب اپنے اندر بعض صداقتیں رکھتا ہے۔اور سچے مذہب کے صرف یہی معنے ہوتے ہیں کہ وہ دوسروں کی نسبت اپنے اندر بہت زیادہ خوبیاں اور کمالات رکھتا ہے اور ہر قسم کے نقائص سے منزہ اور پاک ہوتا ہے ورنہ تھوڑی بہت صداقت تو ہر مذہب میں پائی جاتی ہے۔لیکن افسوس ہے کہ عام طور پر اس اصل کو نہیں سمجھا جاتا۔جس کا نتیجہ شدید مذہبی عداوت کی شکل میں رونما ہوتا ہے۔اسلام اس کم حوصلگی بلکہ غلط بیانی کا شدید مخالف ہے۔اور اپنی صداقت کے دعویٰ کے ساتھ اس بات کا بھی اعتراف کرتا ہے کہ ہر مذہب اپنے اندر بعض خوبیاں رکھتا ہے اور مختلف مذاہب کے پیروؤں کو نصیحت کرتا ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے پر اندھا دھند حملہ نہ کیا کریں۔بلکہ دوسروں کی خوبیوں کو بھی دیکھا کریں۔اور بلا غور وتحقیق مذہبی تعصب کی بنا پر یہ خیال نہ کر لیا کریں کہ دوسرا مذہب سر سے پا تک عیوب کا مجسمہ ہے اور ہر قسم کی خوبی اس میں مفقود ہے۔‘‘(7)

ورنہ ہندو شاستر میں ’’वसुधैव कुटुंबकम।।‘‘ یعنی ’’پوری دنیا ایک کنبہ ہے‘‘ کہہ کر حدیث شریف میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے ہمیں تصدیق نہ کی جاتی اور مذہبی رواداری میں باہم ارطبات کا اظہار نہ ہوتا کہ اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللهِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَى اللهِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰى عِيَالِهٖ۔(مشکوٰۃ باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق صفحہ ۴۲۵)یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تمام مخلوقات اللہ کی عیال ہیں۔پس اللہ تعالیٰ کو اپنے مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کے عیال (مخلوق) کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے۔اسی طرح یہ بات واضح ہو کہ ہمارے

پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام لوگوں کو ذات پات اور مذہبی پہچان سے اوپر اُٹھ کر یہ کہہ دیا کہ اَلنَّاسُ كَأَسْنَانِ الْمُشْطِ یعنی تمام لوگ بحیثیت انسان ہونے کے کنگھی کے دندانوں کے مانند ہیں۔ اسی طرح رگ وید میں یہ پیاری دعا بھی سکھائی گئی ہے کہ

सर्वे भवन्तु सुखिन: सर्वे सन्तु नि रामया |
सर्वे भद्राणि पष्यन्तु मा कश्चित: दु:ख भाग्भवेत ||

یعنی سارے بنی نوع انسان خوش رہیں۔ سارے صحت مند رہیں، سارے اچھا پر امن دیکھیں، کسی قسم کا دکھ نہ آئے۔

”پس یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے۔ خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑ ہا دلوں میں ان کی عزت اور عظمت بٹھادی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کردی۔ اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔ یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھلایا۔ اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آگئی ہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے۔“ (8)

قرآن مجید وضح طور پر یہ تاریخی گواہی دیدی کہ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ (المؤمن:79) یعنی اور یقیناً ہم نے تجھ سے پہلے بھی پیغمبر بھیجے تھے بعض ان میں سے ایسے تھے جن کا ذکر ہم نے تجھ سے کر دیا ہے اور بعض ان میں سے ایسے تھے جن کا ہم نے تجھ سے ذکر نہیں کیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں مذہبی رواداری کو قائم فرمائے۔ آمین

حوالہ جات: (1) الہام، عقل، علم اور سچائی صفحہ 571، (2) عالمی بحران اور امن کی راہ صفحہ 90، 91 (3) تفسیر کبیر جلد اوّل صفحہ 176 (4) وہی ہمارا کرشن۔ انوار العلوم جلد 14، (5) ملفوظات جلد 5 صفحہ 141 تا 142, (6) ملفوظات جلد 5 صفحہ 142, (7) تفسیر کبیر جلد 1 صفحہ 129, (8) تحفہ قیصریہ، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 259

مرکزی سالانہ اجتماعات کے تعلق سے اہم اعلان

جملہ مجالس انصار اللہ بھارت کی آگاہی کیلئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ماہ اکتوبر 2020ء میں قادیان میں منعقد ہونے والے مرکزی سالانہ اجتماعات کے تعلق سے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد موصول ہوا ہے کہ

”ٹھیک ہے Cancel کردیں“

ارشاد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تعمیل میں امسال سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت منعقد نہیں ہوگا۔

(صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

شانِ احمدِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم

زندگی بخش جامِ احمد ہے
کیا ہی پیارا یہ نامِ احمد ہے

لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا
سب سے بڑھ کر مقامِ احمد ہے

باغِ احمد سے ہم نے پھل کھایا
میرا بستاں کلامِ احمد ہے

ابنِ مریمؑ کے ذکر کو چھوڑو
اُس سے بہتر غلامِ احمد ہے

(دافع البلاء صفحہ 20 مطبوعہ 1902ء)

حادثہ ہیروشیما اور ناگاساکی۔75 سال پورے ہوئے

ایچ۔شمس الدین
قائد اشاعت
مجلس انصاراللہ بھارت

9-8-1945: Nagasaki Day

6-8-1945: Hirshima Day

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

’’آپ نے ہیروشیما اور ناگاساکی کی تباہی کے قصے سنے ہوں گے۔ان شہروں پر ایسے بم گرے تھے جنہوں نے صرف شہریوں کو ہی ہلاک نہیں کیا بلکہ اِن بموں کے اثرات سے اردگرد علاقوں میں بھی انتہائی ہولناک تباہیاں پھیلیں اور سال ہا سال تک قسم قسم کی بیماریاں اور وبائیں وہاں پھوٹتی رہیں .... ہیروشیما اور ناگاساکی پر گرنے والے بموں سے جو ہلاکت ہوئی وہ وہیں ختم نہیں ہوئی کہ سارے کا سارا شہر دھپ سے اڑ گیا بلکہ انہوں نے ایسے ریڈیائی اثرات پیچھے چھوڑے جو ایسی نہ نظر آنے والی لہروں کی صورت میں موجود رہے جیسی آپ ریڈیو اور ٹیلی وژن میں دیکھتے ہیں۔آپ کو علم تو ہے کہ وہ لہریں موجود ہیں کیونکہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعے آپ اُن سے فائدہ اٹھاتے ہیں لیکن صرف بصیرت کی آنکھ سے دیکھتے ہیں ظاہری آنکھ سے وہ نظر نہیں آ رہی ہوتیں۔اسی قسم کی لہریں اِن نئے بموں سے نکلتی ہیں جو انسانی زندگی کو تباہ کرنے کے لئے دو طرح سے اثر انداز ہوتی ہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ:4/مارچ1983ء)

’’ایک دفعہ بموں کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی ہلاکت کے متعلق انگلستان کے وزیراعظم اور امریکہ کے صدر کے درمیان گفتگو ہوئی۔انگلستان کے وزیراعظم کی مدد کے لئے ایک سائنسدان جو ان باتوں سے واقف تھا وہ بھی اس کے ساتھ گیا ہوا تھا۔گفتگو کے دوران اس نے امریکہ کے صدر سے کہا کہ اگر آج لڑائی چھڑ جائے تو آپ کا ملک جو بڑا وسیع ہے اس کا کچھ نہ کچھ حصہ لازماً بچ جائے گا مگر ہمارے ملک کا کیا بنے گا؟ کیونکہ ہمارے اندازے اور جائزے کے مطابق سارے انگلستان کو ہمیشہ کے لئے صفحۂ ہستی سے نابود کرنے کے لئے صرف تین یا چار بموں کی ضرورت ہے۔ایک شہر نہیں، بلکہ پورا ملک جو کروڑوں کی آبادی پر مشتمل ہے اور جس کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک کا فاصلہ قریباً پندرہ سولہ سو میل کا بنتا ہے۔اس کو تباہ کرنے کے لئے تین یا چار بم کافی ہوں گے۔ پھر اس سائنسدان نے انگریزی میں کہا *To be on the safe side at most seven would be enough.* اس نے "Safe Side" کا محاورہ بڑے دلچسپ رنگ میں استعمال کیا کہ اگر محفوظ اور محتاط اندازہ کرنا ہو تو زیادہ سے زیادہ سات بم کافی ہوں گے اس سے زیادہ کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔‘‘

(خطبہ جمعہ:4/مارچ1983ء)

"All the News That's Fit to Print"

The New York Times.

LATE CITY EDITION

SOVIET DECLARES WAR ON JAPAN; ATTACKS MANCHURIA, TOKYO SAYS; ATOM BOMB LOOSED ON NAGASAKI

TRUMAN TO REPORT TO PEOPLE TONIGHT ON BIG 3 AND WAR

Foreigners Asked To Stay at Home

2D BIG AERIAL BLOW

RED ARMY STRIKES

RUSSIA AIDS ALLIES

TAMMANY OUSTS LAST OF REBELS

U. S. Third Fleet Attacking Targets in Northern Honshu

شیخ ذوالفقار علی محمود
مبلغ سلسلہ
دعوت الی اللہ جنوبی ہند

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیثیت امن کا شہزادہ

سب حمد وثنا اُس خدائے رب کریم بزرگ و برتر کیلئے ہے کہ جس نے انسان کو اس کائنات عالم کا مرکزی نقطہ قرار دیکر اسے اشرف المخلوقات کے مقام سے نوازا اور پھر اس کی ہدایت کیلئے سلسلہ رسالت جاری فرما کر ہمارے آقا فخر الانبیاء سید ولد آدم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجود میں نبوت کے کمالات اس انتہائی بلندی تک پہنچایا جس تک اگلوں اور پچھلوں میں سے کسی انسان کی پہنچ نہیں ہے۔ وہ آفتاب عالم تاب جس میں خدائی انوار کا اجتماع اپنے کمال کو پہنچ گیا اور اس سراج منیر کی روشنی قیامت تک کیلئے تمام بنی نوع آدم کے واسطے ہدایت کا ذریعہ قرار پائی ۔اب آپ کی سیرت کا پہلو بحیثیت امن کا شہزادہ صداقتِ اسلام کا ثبوت ہے۔قیامِ امن کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرزِ عمل کا وہ پہلا واقعہ ہے جو 6ہجری بمطابق مارچ 628ء کو حدیبیہ کے مقام پر کفار مکہ کے ساتھ ایک معاہدہ صلح کے سلسلہ میں بنی نوع انسان کیلئے ہمارے آقا ومطاع نبی کریم ﷺ نے پیش فرمایا تھا۔نزول وحی کے ساتھ ہی اسلام کا آغاز ہوا ہے اور اس میں شامل ہونے والوں کی تعداد روز بروز اضافہ ہونے لگا۔اسلام کے اس ترقی کے ساتھ ساتھ کفار مکہ کی طرف سے مخالفت اور ایذا رسانی کا سلسلہ شدت اختیار کرنے لگا۔مسلمان کمزور ہونے کے باوجود قوت ایمانی سے سرشار تھے۔

اس قوت ایمانی کی بنا پر ایک دفعہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حبیب آقا آنحضرت ﷺ سے بزور بازو مقابلہ کی اجازت چاہی اس پر سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا اِنِّیْ اُمِرْتُ بِالْعَفْوِ فَلَا تُقَاتِلُوْا یعنی مجھے عفو کا حکم دیا گیا ہے۔میں تمہیں لڑائی کی اجازت نہیں دے سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے اوپر تمام مصائب وشدائد کو قبول کرنے باوجود عفو کی تعلیم اپنے متبعین کو دی۔اور قرآن کریم میں آپ کی اس عظیم الشان وصف کو یوں بیان کیا گیا ہے کہ

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۠ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ○ (آل عمران:160)

یعنی پس اللہ کی خاص رحمت کی وجہ سے تُو ان کے لئے نرم ہو گیا اور اگر تُو تندخو (اور) سخت دل ہوتا تو وہ ضرور تیرے گرد سے دُور بھاگ جاتے پس ان سے درگزر کر اور ان کے لئے بخشش کی دعا کر اور (ہر) اہم معاملہ میں ان سے مشورہ کر پس جب تُو (کوئی) فیصلہ کر لے تو پھر اللہ ہی پر توکل کر یقیناً اللہ توکل کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔

غرض کہ قیام امن کے سلسلہ میں آنحضرت ﷺ کی زندگی کا مشہور واقعہ صلح حدیبیہ کے موقع پر طے پانے والا معاہدہ پانچ شرائط پر مبنی تھا جو بظاہر مسلمانوں کی تمناؤں اور امیدوں کے مطابق نہ تھا۔ کیونکہ وہ بیعت رضوان کے وقت یہ قسم کھا چکے تھے کہ شہادت کے بغیر واپسی از مقام حدیبیہ کا کوئی سوال ہی نہیں جام شہادت نوش فرمانے کیلئے تمام صحابہ بے قرار تھے۔چنانچہ چند شرائط درج ذیل ہیں۔

(1) آنحضرت ﷺ اور آپ کے ساتھی مسلمان اس سال عمرہ کے بغیر واپس چلے جائیں گے اور آئندہ سال مکہ آکر مناسک عمرہ ادا کر سکتے ہیں۔مگر سوائے نیام میں بند تلوار کے کوئی ہتھیار ہمراہ نہ ہوگا اور مکہ میں ان کا قیام تین دن سے زائد نہ ہوگا۔

(2) کفار مکہ کی جانب سے سہیل بن عمرو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس موقع پر سفیر بن کر حاضر ہوئے۔ایک شرط یہ لکھوائی۔

لَا یَاْتِیْكَ مِنَّا رَجُلٌ وَّاِنْ كَانَ عَلٰی دِیْنِكَ اِلَّا رَدَدْتَّهٗ اِلَیْنَا

یعنی اگر کوئی مرد مکہ سے مدینہ چلا جائے خواہ وہ مسلمان ہی ہو آنحضرت ﷺ اُسے مدینہ میں پناہ نہ دیں گے بلکہ اُسے واپس مکہ لوٹا دیں گے۔

(3) یہ معاہدہ دس سال کے لئے ہوگا اور اس عرصہ میں اہل مکہ

اور مسلمانوں کے درمیان جنگ بند رہے گی۔

جب یہ معاہدہ لکھا جا رہا تھا سہیل بن عمرو قریش مکہ کے سفیر بن کر معاہدہ لکھوا رہے تھے۔ ان کا جوان بیٹا ابوجندل جو مکہ میں مسلمان ہوگیا تھا اور اس کے اسلام قبول کرنے کی وجہ سے روسائے مکہ نے اسے قید کیا تھا کسی طرح آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر دردناک آواز سے پکار کر کہا کہ اے مسلمانو! مجھے محض اسلام قبول کرنے کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا ہے۔ خدا کیلئے مجھے نجات دلائیں۔

آنحضرت ﷺ اور آپ کے ساتھی اس نظارہ کو دیکھ کر مارے غم کے تڑپ اُٹھے۔ مگر سہیل جو کفار مکہ کی طرف سے سفیر بن اس معاہدہ کیلئے آئے تھے کہا کہ یہ شرط معاہدہ میں لکھی جاچکی ہے۔ اس لئے ابو جندل کو ہمارے حوالہ کردیں ورنہ اس معاہدہ کو ختم سمجھیں۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے سہیل سے دریافت کیا کہ احسان اور مروت کے طور پر ہی ابوجندل کو ہمیں دے دو۔ اس پر سہیل نے ایک نہ سنی اور معاہدہ کالعدم کرنے کی دھمکی دینے لگا۔ مجبوراً آنحضرت ﷺ نے ابوجندل کو بڑے درد سے فرمایا:

”اے ابوجندل! صبر سے کام لو اور خدا کی طرف نظر رکھو۔ اللہ تمہارے لئے اور تمہارے ساتھی دوسرے کمزور مسلمانوں کیلئے ضرور کوئی کوئی راستہ کھول دے گا۔ لیکن اس وقت ہم مجبور ہیں کیونکہ اہل مکہ کے ساتھ تو معاہدہ کی بات ہوچکی ہے اور ہم اس کے خلاف کوئی قدم اُٹھانے سے قاصر ہیں۔

رسول کریم ﷺ نے اپنے اس موقف سے بنی نوع انسان کو معاہدہ کا احترام کرنا سکھایا۔ خواہ حالات کا تقاضا کچھ بھی تھا مگر آپ ﷺ نے معاہدہ کی پاسداری فرمائی اور یہی قیام امن کی بنیاد ہے۔

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اس واقعہ حدیبیہ کے ضمن میں آنحضرت ﷺ کی عظیم الشان فتح اسلام اور قیام امن کی پاسداری کی ثبوت پیش کرتے ہوئے فرمایا۔

”میدان حدیبیہ میں یہ دردناک واقعہ دنیا نے دیکھا کہ وہ جس کی خاطر خانہ کعبہ کو تعمیر کیا گیا تھا یعنی تعمیر تو خدا کی خاطر کیا گیا تھا مگر خدا کی عبادت کی خاطر اور وہ جس نے عبادت کو پایہ تکمیل تک پہنچانا تھا، جس نے خدا کے سب سے بڑے کامل عابد بندے کے طور پر دنیا پہ ظاہر ہونا تھا، جب تک وہ خانہ کعبہ کو آباد نہ کرتا خانہ کعبہ آباد نہیں کہلا سکتا تھا۔ جب تک وہ خانہ کعبہ میں عبادت نہ کرتا خانہ کعبہ کی تعمیر کے مقاصد ہرگز پورے نہیں ہوسکتے تھے۔

....اُس وقت جب وہ میدان حدیبیہ پہنچے انہیں ننگی تلواروں نے آگے بڑھنے سے روک دیا اور یہ حکم دیا کہ یہیں ٹھہرو اگر تم حج کرنا چاہتے ہو تو پھر ان تلواروں سے گزر کر خون بہا کر حج کرنا پڑے گا۔ اس موقع پر ایک عجیب تفسیر ظاہر ہوئی ہے۔ لَمْ يَخْشَ إِلَّا اللّٰهَ کی اور مَیں اس کی طرف آج آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں... آپؐ نے فرمایا اگر تم خدا سے ڈرتے ہو تو پھر خدا کے منشا کے خلاف تمہیں حج کی اجازت نہیں دے سکتا۔ (سنن ابی داؤد کتاب الجهاد باب فی من اسهم له سهما)... خدا کو ناراض کر کے اپنی ذات کو راضی کرنا یہ خشیت اللہ نہیں ہے، خوف خدا اس کو نہیں کہتے۔ پس وہ ایک مرد خدا تھا، جو خدا سے ڈرنے والا تھا۔ تمام صحابہ میں ایک روشنی کے مینار کی طرح اکیلا کھڑا ہوگیا اور اس نے یہ اعلان کیا کہ یہ حج نہیں ہوگا کیونکہ خدا تعالیٰ نے یہ شرط مقرر فرمائی ہے کہ اگر راہ میں خطرے ہوں تو تم نے حج نہیں کرنا... اس موقع پر جو صحابہؓ کے دل کی کیفیت تھی، جو آنحضرت ﷺ کے دل کی کیفیت تھی اس سے آسمان کا خدا آگاہ تھا اور خدا تعالیٰ نے ان کیفیتوں کو، ان قربانیوں کو، ان دلی درد کے جذبات کو کس طرح قبول فرمایا اس کا ذکر سورۃ الفتح میں ملتا ہے۔ (إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا) جب بظاہر حج نہ کرتے ہوئے آنحضور ﷺ اپنے غلاموں کے ساتھ واپس لوٹے، بظاہر دنیا کی نظر میں ذلیل ہوئے لیکن آسمان پر ایسی عزت پائی کہ کبھی دنیا میں کسی بظاہر ناکام لوٹنے والوں نے آسمان پر ایسی عزت نہیں پائی تھی۔ اس وقت خدا تعالیٰ نے آپؐ پر وہ سورۃ نازل فرمائی جس میں آپؐ کی حج کی مقبولیت کا ذکر فرمایا... حج کی قبولیت کا نشان یہ ہے، پچھلے تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں اور انسان دوبارہ ایک معصوم بچے کی طرح جنم لیتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کا حج ایک ایسی شان کے ساتھ مقبول ہوا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ

نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا (الفتح:3)

ترجمہ:اے میرے پیارے بندے! تیرا حج ہم نے اس طرح قبول کرلیا ہے کہ تیری سابقہ لغزشیں بھی معاف ہوگئیں اور تیری آئندہ لغزشیں بھی معاف ہوگئیں۔اس حاجی کا حج جس نے بظاہر حج نہیں کیا تھا مگر رضائے باری تعالیٰ کی خاطر اپنی جان پر، اپنے دل کی امنگوں پر چھری پھیر دی تھی۔وہ قربانی حقیقی قربانی جس پر خدا کے پیار کی نظر پڑی ہے اور اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے یہ خوش خبری عطا فرمائی، یہ اعلان عام کیا کہ ہمارے پیارے محمدؐ کا حج ایسا حج ہے کہ اس کے نتیجہ میں اس کی سابقہ لغزشیں بھی معاف اور اس کی آئندہ آنے والی تمام لغزشیں بھی معاف ہوگئیں۔کبھی دنیا نے ایسا حج بھی دیکھا تھا؟

پس اے عشاق محمد مصطفی ﷺ اور اے عشاق توحید الٰہی جنہوں نے توحید الٰہی کے راز محمد مصطفی ﷺ سے سیکھے ہیں، جنہوں نے لَمۡ یَخۡشَ اِلَّا اللّٰهَ کی تفسیر حضرت محمد مصطفی ﷺ سے پائی ہے۔جنہوں نے عرفانِ الٰہی کے تمام راز خم خانۂ توحید محمد مصطفیٰ سے جام بھر بھر کے پیے ہیں، میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ جب تم خدا کی رضا کی خاطر اس حج سے رکے رہو گے جس کی راہ میں تمہارے لئے خطرات درپیش ہیں اور جھوٹی عزتوں کی کوئی بھی پرواہ نہیں کرو گے، خدا کی قسم آسمان پر محمد مصطفی ﷺ کی سنت کے ظل کے طور پر تمہارا حج ضرور قبول کیا جائے گا اور ضرور قبول کیا جائے گا اور ضرور قبول کیا جائے گا۔پس اے وہ حاجیو! جو بظاہر حج سے محروم ہو! تمہیں مقبول حج کی مبارک ہو،“

(خطبہ عیدالاضحیہ:24 جولائی1988ء)

آج کل یہ دنیا بہت سارے عیوب اور پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ ایک طرف الٰہی عذاب، سونامی، زلزلہ، ایچ آئی وی اور کرونا کی شکل میں ظاہر ہوکر لاکھوں لوگوں کی جان جا رہی ہے اور دوسری طرف عوام الناس ناانصافی اور جرم اور بے حیائی میں اس قدر ملوث ہیں کہ وہ اقتصادی اور اخلاقی بحران کے شکار ہوتے جا رہے ہیں اور ملکوں کے اندر حکومت اور عوام کے درمیان نفرت کا ماحول بنتا جا رہا ہے جو خانہ جنگی کی صورت اختیار کرگئی ہے بالکل وہی حالات درپیش ہے۔جو دوسری عالمی جنگ عظیم سے پہلے رونما ہوئی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف علمی موضوعات پر مشتمل قرآن کریم کی تعلیمات کی روشنی میں قیام امن کیلئے جو حل پیش فرمائے ہیں اس کے چند اقتباسات یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

(1) عالمی بحران پر اسلامی نظریہ:

دنیا میں اس وقت جو بحران کے حالات ہیں ان کی بنیادی وجوہات قوموں کے درمیان ناانصافی، بغض اور حقوق مساوات کا عدم قیام ہے اس کا حل قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ یوں بیان فرماتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡا قَوّٰمِيۡنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالۡقِسۡطِ‌ وَلَا يَجۡرِمَنَّكُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعۡدِلُوۡا‌ ؕ اِعۡدِلُوۡا هُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰى‌ وَاتَّقُوا اللّٰهَ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ

(المائدۃ:9) یعنی اے ایماندارو! تم انصاف کے ساتھ گواہی دیتے ہوئے اللہ کے لئے استادہ ہو جاؤ، اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کردے کہ تم انصاف نہ کرو۔تم انصاف کرؤ وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے یقیناً آگاہ ہے۔

(2) اسلام اور وطن سے محبت:

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”اس عالمی بحران کی ایک بڑی وجہ ممالک کے اندر پیدا ہورہی نفرت اور خانہ جنگی کے حالات میں وطن سے محبت اور وفاداری کے متعلق اسلامی تعلیم یہ ہے کہ قرآن کریم ہر قسم کے احتجاج اور بغاوت کو حرام قرار دیتا ہے اور آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں حُبُّ الۡوَطَنِ مِنَ الۡاِيۡمَانِ وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ملکوں میں امن قائم کرنے کیلئے اس کے باشندوں کی اپنے وطن سے وفاداری بے حد اہم ہے اور حب الوطنی کے معاملہ انسان کے قول اور فعل مختلف نہیں ہونے چاہئیں اور ہر شہری کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے وطن سے وفاداری کے اعلیٰ معیار قائم کرے۔“ (عالمی بحران اور امن کی راہ)

اسی حب الوطنی کی مثال ہمیں سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو امن کا شہزادہ ہیں آپؐ کی مبارک زندگی میں ملتی ہے۔ جب مسلمانوں کا مکہ میں جینا محال ہوگیا تو مسلمانوں نے انتہائی مجبوری کی حالت میں مکہ سے ہجرت کی۔ ایسی صورت حال میں آنحضرت ﷺ نے مکہ کی طرف آخری نظر ڈالی اور حسرت بھرے الفاظ میں فرمایا کہ اے مکہ کی بستی! تو مجھے سب مقامات سے زیادہ عزیز ہے مگر تیرے لوگ مجھے یہاں رہنے نہیں دیتے۔ غرض یہ کہ نبی کریم ﷺ اور آپؐ کے اصحاب نے مجبوری کے تحت تو ہجرت کی لیکن وطنِ حبیب مکہ مکرمہ کی یاد ایک لحہ کیلئے محو نہ ہوسکی۔ سیدنا بلال بن رباحؓ محض قبولِ اسلام کی وجہ سے مکہ کی گلیوں میں گھسیٹے گئے مگر مکہ کو بڑے درد سے یاد کرتے ہوئے یہ شعر پڑھتے ہیں۔

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ
(صحیح بخاری)

ترجمہ: کاش مجھے یہ معلوم ہوتا کہ کبھی میں ایک رات بھی وادی مکہ میں گزار سکوں کہ میرے ارد گرد اذخر (خوشبودار گھاس) اور جلیل ہوں گی اور کیا ایک دن بھی مجھے ایسا مل سکے گا جب مَیں مقام مجنہ کے پانی پر جاؤں گا اور کیا شامہ اور طفیل کی پہاڑیاں ایک نظر دیکھ سکوں گا۔

چنانچہ آجکل کی دنیا میں اکثر حکومتیں جمہوریت پر مشتمل ہیں اور ہر انسان کو اس کے وطن کیلئے حکومت کے انتخاب میں حصہ لینے کا حق حاصل ہے۔ اب یہ اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ وطن کی خیرخواہی میں کس طرح اپنا کردار ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس تعلق سے قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمٰنٰتِ إِلٰٓى أَهْلِهَا ۙ وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۭ إِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ○ (النساء:59)

یعنی یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کیا کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو یقیناً بہت ہی عمدہ ہے جو اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

بہرکیف امن اور سلامتی کے گہوارہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام زندگی کے کسی ایک پہلو کو بھی مختصراً بیان کرنا سمندر کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہے۔ اس لئے قیام امن کیلئے سب سے پہلے دنیا میں بدامنی پیدا کرنے والی وجوہات کو تلاش کیا جانا چاہئے۔ قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں جب ہم بدامنی پیدا کرنے والی وجوہات کا جائزہ لیتے ہیں تو مندرجہ ذیل امور سامنے آتے ہیں۔ ہر انسان کے بحیثیت انسان کچھ حقوق ہیں۔

(3) جنگ کے متعلق اسلامی تعلیم:

اسلام جنگوں میں یا کسی بھی حالت میں عوام الناس کے بلاوجہ قتل عام کی سخت تردید کرتا ہے اور قرآن کریم کی تعلیم کی رُو سے خدا کے نزدیک کسی ایک نفس کا بھی بلاوجہ قتل کرنا ساری انسانیت کے قتل کے مترادف ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا (المائدۃ:33) یعنی جس نے بھی کسی ایسے نفس کو قتل کیا جس نے کسی دوسرے کی جان نہ لی ہو یا زمین میں فساد نہ پھیلایا ہو تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔

(4) بین الاقوامی امن کے متعلق اسلامی تعلیم:

آج دنیا میں بین الاقوامی سطح پر ممالک کے درمیان جو کشیدگی کے حالات ہیں اس کی دو اہم اور بڑی وجوہات ہیں۔ ایک یہ ہے کہ کچھ قومیں اپنے آپ کو دوسری قوموں یا نسلوں سے بالا قرار دیتی ہیں اور اسی وجہ سے دوسری قوموں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہیں اور اس مسئلہ کا حل یوں بیان ہوا ہے۔

يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّأُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ۭ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقٰكُمْ ۭ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ○ (الحجرات:14)

یعنی اے لوگو! یقیناً ہم نے تمہیں نر اور مادہ سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو بلاشبہ

اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) ہمیشہ باخبر ہے۔

چنانچہ اس قرآنی تعلیم کی رو سے جب ہم ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی سیرت کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خطاب میں اسی بات کو تصویری رنگ میں عوام الناس کے درمیان بیان فرماتے ہیں۔سن نویں ہجری میں آپؐ نے مکہ کا حج فرمایا اور اس دن آپ پر قرآن شریف کی یہ مشہور آیت نازل ہوئی کہ

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (المائدۃ:4)

یعنی آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر میں نے اپنی نعمت تمام کر دی ہے اور میں نے اسلام کو تمہارے لئے دین کے طور پر پسند کر لیا ہے۔

اس آیت الٰہی کے نزول کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عوام سے مخاطب ہوکر فرمایا: اے لوگو! جو کچھ میں تم سے کہتا ہوں سنو! اور اچھی طرح اس کو یاد رکھو!۔ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ تم سب ایک ہی درجہ کے ہو۔تم تمام انسان خواہ کسی قوم اور کسی حیثیت کے ہو انسان ہونے کے لحاظ سے ایک درجہ رکھتے ہو۔یہ کہتے ہوئے آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں ملا دیں اور فرمایا جس طرح ان دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں برابر ہیں اسی طرح تم بنی نوع انسان آپس میں برابر ہو۔اور تمہیں ایک دوسرے پر فضیلت اور درجہ ظاہر کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

(بخاری کتاب المغازی باب حجۃ الوداع)

یہ تھی عالمگیر مساوات کی تعلیم جو قیام امن کے شہزادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اقوام عالم کے سامنے پیش فرمایا تھا۔اگر دنیا صحیح معنوں میں قرآنی ارشاد کی رو سے آپؐ کی سیرت کے اصول کو اپنائے تو دنیا میں جنت نما ماحول پیدا ہوجائے گا۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ تاکید اً فرماتا ہے۔

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ ۫ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ کَانَتْ عَلَیْهِمْ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔

(الاعراف:158)یعنی جو اس رسول نبی اُمّی پر ایمان لاتے ہیں جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں وہ ان کو نیک باتوں کا حکم دیتا ہے اور انہیں بُری باتوں سے روکتا ہے اور اُن کے لئے پاکیزہ چیزیں حلال قرار دیتا ہے اور اُن پر ناپاک چیزیں حرام قرار دیتا ہے اور اُن سے اُن کے بوجھ اور طوق اتار دیتا ہے جو اُن پر پڑے ہوئے تھے پس وہ لوگ جو اس پر ایمان لاتے ہیں اور اسے عزت دیتے ہیں اور اس کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کی پیروی کرتے ہیں جو اس کے ساتھ اتارا گیا ہے یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

اس الٰہی حکم کے تحت حضرت عائشہ صدیقہؓ اس امر کی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن (مسند احمد بن حنبل جلد4 صفحہ 91)اس فقرہ میں یہ لطیف فلسفہ بیان کر دیا کہ یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ ایک راستباز اور مخلص انسان دنیا کو ایک تعلیم دے اور پھر اس پر عمل نہ کرے یا خود ایک نیکی پر عمل کرے اور دنیا سے اُسے چھپائے اس لئے ہمیں حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق معلوم کرنے کیلئے تاریخ کی ضرورت نہیں۔وہ ایک راستباز اور مخلص انسان تھے۔جو کہتے تھے کرتے تھے اور جو کرتے تھے کہتے تھے۔ہم نے ان کو دیکھا اور قرآن کریم کو سمجھ لیا تم جو بعد میں آئے ہو قرآن کریم کو بغور پڑھو اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھ لو۔

اللھم صلی علی محمد وآل محمد۔

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِهٖ کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِهٖ صَلُّوْا عَلَیْهِ وَآلِهٖ

ترجمہ: حضرت محمد ﷺ اپنے کمال کی وجہ سے بلندیوں پر پہنچے اور اُنھوں نے اپنے جمال سے (کفر وضلالت) کی تاریکیوں کو دور کیا۔ اُن کی تمام خصلتیں خوب ہیں۔اُن پر اور اُن کی آل پر درود بھیجو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پاکیزہ مزاح

﴿مرسلہ: سلیم احمد، ناچارم، سکندر آباد﴾

صحابہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے بڑھ کر مسکرانے والے اور سب سے زیادہ عمدہ طبیعت کے تھے۔

(1) حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ رسول کریمؐ پر جب وحی آتی یا جب آپؐ وعظ فرماتے تو آپؐ ایک ایسی قوم کے ڈرانے والے معلوم ہوتے جس پر عذاب آنے والا ہو مگر آپؐ کی عمومی کیفیت یہ ہوتی تھی کہ سب سے زیادہ مسکراتا ہوا حسین چہرہ آپؐ کا ہوتا تھا۔ (ہیثمی)

(2) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ گھر میں ہمیشہ خوش اور ہنستے مسکراتے ہوئے وقت گزارتے تھے۔ (زرقانی)

(3) رسول کریمؐ کے مزاح کا ایک اچھوتا اسلوب یہ تھا کہ کسی روز مرہ بات کو ایسے ہلکے پھلکے انداز میں پیش کرتے کہ مزاح کی کیفیت پیدا ہو جاتی۔ مثلاً ہر شخص کے دو (2) کان ہی تو ہوتے ہیں۔ رسول اللہؐ کا پیار سے اپنے خادم انسؓ کو یوں پکارنا کہ اے دو کانوں والے! ذرا ادھر تو آنا۔ کیسا مزاح پیدا کر دیتا ہے۔ (ترمذی) اس مزاح میں یہ لطیف فلسفہ بھی تھا کہ اطاعت شعار انسؓ رسول اللہؐ کے ارشاد پر کان لگائے رکھتے تھے۔ اسی طرح ایک مرتبہ لمبے قد کے آدمی کو ''ذوالیدین'' یعنی لمبے ہاتھوں والا کہہ کر یاد فرمایا۔

(4) ایک دفعہ ایک صحابی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا مجھے سواری کے لئے اونٹنی کی ضرورت ہے۔ آپؐ نے فرمایا میرے پاس تو اونٹ کا بچہ ہے۔ اُس شخص نے عرض کیا۔ حضورؐ میں اونٹ کا بچہ لے کر کیا کروں گا؟ فرمایا اونٹ بھی تو اونٹ کا بچہ ہی ہوتا ہے۔ پھر ایک اونٹ اس کے حوالے کر دیا۔ (ابوداؤد)

(5) حضرت انس بن مالکؓ خادم رسولؐ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریمؐ بچوں کے ساتھ سب سے زیادہ مزاح اور بے تکلفی کی باتیں کرتے تھے۔ (بیہقی)

(6) حضرت سفینہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول کریمؐ کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے، جب بھی ہمارا کوئی ساتھی تھک جاتا تو وہ اپنا سامان تلوار ڈھال یا نیزہ مجھے پکڑا دیتا یہاں تک کہ میرے پاس بہت سا سامان جمع ہو گیا۔ نبی کریمؐ نے جو یہ سب دیکھ رہے تھے فرمایا تم واقعی سفینہ (یعنی کشتی) ہو۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 5 ص 221) جس نے سب مسافروں کا سامان سنبھال رکھا ہے۔

(7) ایک دفعہ ایک بڑھیا عورت ملنے آئی۔ آپؐ نے فرمایا بوڑھی عورتیں تو جنت میں نہ ہوں گی وہ رونے لگی۔ آپؐ نے فرمایا بی بی آپ جوان ہو کر جنت میں جاؤ گی، یعنی وہاں بڑھاپا نہیں ہوگا۔ اس پر وہ خوش ہو گئی۔ آپؐ نے اپنی بات کی تائید میں سورۃ الواقعہ کی آیت بھی تلاوت فرمائی کہ ہم نے جنت کی عورتوں کو نو عمر اور کنواریاں بنایا ہے۔ (ترمذی)

رسول کریمؐ بچوں سے بھی از راہ شفقت مذاق کرتے اور انہیں اپنے ساتھ مانوس رکھتے تھے۔ اپنے ایک خادم انسؓ کے ہاں گئے، ان کے چھوٹے بھائی کو اُداس دیکھ کر سبب پوچھا تو پتہ چلا کہ اس کی پالتو مینا مر گئی ہے۔ آپؐ اس کے گھر جاتے تو اُسے محبت سے چھیڑتے اور کنیت سے یاد فرمایا کرتے۔ اے ابو عمیر (عمیر کے ابا) تمہاری مینا کا کیا ہوا؟ اس طرح بچوں سے پیار بھرے مزاح سے باتیں کرتے تھے۔

حضرت محمود بن ربیعؓ نے کم سنی میں حضورؐ کے محبت بھرے مزاح کی ایک بات عمر بھر یاد رکھی۔ وہ فرماتے تھے کہ میری عمر پانچ سال تھی حضورؐ ہمارے ڈیرے پر تشریف لائے۔ ہمارے کنوئیں سے پانی پیا اور بے تکلفی سے میرے ساتھ کھیلتے ہوئے ڈول سے پانی کی کلی میرے اوپر پھینکی۔ (بخاری)

(7) معمول کی زندگی میں تفریح کا اہم کردار ہے۔ اس کے گہرے اثرات انسانی زندگی پر پڑتے ہیں اور انسان تازہ دم ہو کر پھر مصروف عمل ہو جاتا ہے۔ نبی کریمؐ کی با قاعدہ زندگی میں تفریح کا عنصر بھی نمایاں تھا۔ رسول کریمؐ کا معمول تھا کہ ہر ہفتہ پیدل مسجد قبا تشریف لے جاتے تھے۔ گاہے بگاہے اپنے صحابہ کے ساتھ پکنک منانے کا بھی شغل رہتا تھا۔ حضرت ابوطلحہؓ کا ایک باغ بیرحاء نامی (مسجد نبوی کے سامنے تھا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف لے جاتے تھے۔ تازہ کھجوریں نوش فرماتے۔ اس کے چشمہ کا ٹھنڈا پانی پیتے اور کچھ وقت وہاں گزار کر خوش ہوتے۔ (بخاری)

(باستفادہ اسوۂ انسان کامل مرتبہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب)

اُذْکُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاکُمْ

مکرم محمد یونس صاحب مرحوم (دہلی بازار) قادیان کا ذکر خیر

﴾از: گلفام احمد واقف زندگی مجلس خدام الاحمدیہ بھارت﴿

خاکسار کے والد مکرم محمد یونس صاحب اُدئے پور کٹیا صوبہ اُتر پردیش میں 1947ء میں پیدا ہوئے۔ ہمارے دادا محترم محمود احمد صاحب مرحوم نے غالباً 1940ء میں احمدیت قبول کی۔

خاکسار کے والد مرحوم شروعات سے ہی احمدیت کے شیدائی رہے ہیں۔ اکثر خاکسار کو اپنے بچپن کی باتیں بتایا کرتے تھے کہ کس طرح گاؤں کٹیا میں رمضان المبارک کے موقعہ پر اعلانات کیا کرتے تھے اور تمام افراد جماعت کے ساتھ رحم کا سلوک فرمایا کرتے تھے۔ موصوف 1978ء میں کٹیا سے دہلی (نیو عثمان پور) آئے اور وہاں پر اپنا کاروبار شروع کیا۔ دہلی میں بھی شروعات میں کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ چنانچہ احمدیت کی وجہ سے اکثر غیر احمدی مسلمان ہماری مخالفت کیا کرتے تھے اور ہماری دوکان سے سامان نہیں خریدا کرتے تھے۔ والد صاحب نے دوسری اقوام میں جا جا کر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تبلیغ کی اور وہاں سے اپنے کاروبار کو فروغ دیا۔ الحمدُ اللہ

خاکسار نے بچپن سے مشاہدہ کیا ہے کہ قادیان سے جو بھی مہمانان کرام دہلی آتے تھے والد مرحوم اُن کو اپنے گھر پر آکر رہنے کی دعوت دیا کرتے تھے۔ نمائندگان مرکز ہمارے مکان میں رہائش اختیار کرتے تھے۔ اُن کی مہمان نوازی کرنا والد صاحب بہت باعث برکت خیال کرتے تھے۔ ہمیں بھی مرکزی نمائندگان کی عزت کرنے کی تاکید کرتے تھے۔ والد مرحوم اکثر گھر میں دیر رات تک تبلیغ کیا کرتے تھے۔ غیر از جماعت مہمانان کرام جب بھی جانے کو کہتے تو اُن کو روک لیتے تھے۔ موصوف نے دہلی میں رہ کر جماعت احمدیہ کی بے لوث خدمت کی توفیق پائی ہے۔ تبلیغ کیلئے مولانا ظہیر احمد خادم صاحب سابق ناظر دعوتِ الی اللہ قادیان سے رابطہ میں رہا کرتے اور کئی بار جلسہ سالانہ قادیان میں دہلی اور اُتر پردیش سے کافی نومبائعین کو قادیان لیکر آئے اور بے شمار لوگوں کو بیعت کروا کر احمدیت میں داخل کروایا۔ اس طرح خدمت کے دوران اکثر موصوف مرحوم کو دقت پیش آئی لیکن کبھی بھی کسی قسم کا شکوہ نہیں کیا۔

قادیان ہجرت کرنے کی خواہش ہمارے والد صاحب کے دل میں ابتداء سے ہی تھی۔ لیکن کاروبار اور بچوں کی شادیوں کی ذمہ داریوں کی وجہ سے قادیان نہیں آ پا رہے تھے۔ 2008ء میں اپنے چھوٹے بیٹے اور چھوٹی بیٹی کی شادی کرنے کے بعد ہجرت کرکے قادیان میں قیام پذیر ہو گئے اور ''دہلی بازار'' کے نام سے کاروبار شروع کیا جو کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کافی بابرکت ثابت ہو رہا ہے۔

خاکسار کی والدہ محترمہ نے 1980ء تک احمدیت قبول نہیں کی تھی اُس کے بعد موصوفہ کے خواب میں حضرت مسیح موعودؑ تشریف لائے اور بہت سارے شیروں سے والدہ محترمہ کو بچایا اُس کے بعد والد صاحب میری امی کو دہلی مشن لے گئے اور حضرت مسیح موعودؑ کی فوٹو دکھا کر پوچھا کہ: کیا یہی وہ بزرگ تھے تو والدہ محترمہ نے کہا: جی ہاں یقیناً یہی وہ بزرگ ہیں اور میں آج سے احمدیت قبول کرتی ہوں۔ الحمدُللہ۔

قادیان میں زعیم حلقہ مجلس انصاراللہ دارالرحمت کے طور پر خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ ہوشیار پور کے امن مارچ میں بڑے شوق سے شامل ہوتے تھے۔ خلافت کا بہت احترام تھا۔ موصوف مورخہ 18 مئی 2020ء کو اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔

موصوف مرحوم کے 4 بیٹے ہیں **مکرم عبدالشہذ اد صاحب، مکرم سہیل احمد صاحب، خاکسار، مکرم سلمان احمد صاحب**۔ 2 بیٹیاں ہیں **مکرمہ زینب نشاء صاحبہ، مکرمہ شیرین پروین صاحبہ**۔ سب کی شادیاں ہوگئی ہیں۔ الحمدُ للہ۔ اللہ تعالیٰ اُن سے رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔ آمین

تعارف کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام

روحانی خزائن جلد ہشتم

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

پیغام برائے کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن مؤرخہ 10/اگست 2008ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”عزیزو! یہی وہ چشمۂ رواں ہے کہ جو اس سے پئے گا وہ ہمیشہ کی زندگی پائے گا اور ہمارے سید و مولا حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی یُفِیْضُ الْمَالَ حَتّٰی لَا یَقْبَلَہٗ اَحَدٌ (ابن ماجہ) کے مطابق یہی وہ مہدی ہے جس نے حقائق و معارف کے ایسے خزانے لُٹائے ہیں کہ انہیں پانے والا کبھی ناداری اور بے کسی کا منہ نہ دیکھے گا۔ یہی وہ روحانی خزائن ہیں جن کی بدولت خدا جیسے قیمتی خزانے پر اطلاع ملتی ہے اور اس کا عرفان نصیب ہوتا ہے۔ ہر قسم کی علمی اور اخلاقی، روحانی اور جسمانی شفا اور ترقی کا زینہ آپ کی یہی تحریرات ہیں۔ اس خزانے سے منہ موڑنے والا دین و دنیا، دونوں جہانوں سے محروم اُٹھنے والا قرار پاتا ہے اور خدا کی بارگاہ میں متکبر شمار کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ ”جو ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا۔ اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے۔“ (سیرت المہدی جلد اول حصہ دوم صفحہ ۳۶۵)

گزارش: یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ آج ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ آن لائن جماعتی ویب سائٹ www.alislam.org پر کر سکتے ہیں اور آڈیو بھی سن سکتے ہیں۔ جو دوست اُردو پڑھنا نہیں جانتے وہ آن لائن انگریزی میں بھی مطالعہ کر سکتے ہیں۔ نیز سیدنا حضور انور کے ارشاد پر جماعتوں میں قائم لائبریریوں سے استفادہ کرتے ہوئے روحانی خزائن کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ احباب کو اس طرف توجہ اور دلچسپی پیدا ہونے کیلئے روحانی خزائن کے جلدوں کا مختصر تعارف پیش کرنے کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ احباب جماعت استفادہ کریں گے۔ (نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

روحانی خزائن کی جلد (8) ہشتم 431 صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کل چار عربی کتب شامل ہیں۔

(1) نور الحق حصہ اوّل:

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی یہ تصنیف لطیف جولائی 1894ء کی ہے اور روحانی خزائن جلد نمبر 8 کے صفحہ نمبر 01 تا 186 پر مشتمل ہے۔

اس کتاب کی وجہ تصنیف یہ ہے کہ امرتسر میں منعقدہ جنگ مقدّس میں شکست فاش کے باعث عیسائی مشنری بوکھلا اُٹھے اور ساری عیسائی دنیا اس فکر میں ڈوب گئی کہ اَب اسلام کا مقابلہ کیسے کیا جائے۔ اس شکست فاش کی خفت اور ندامت اور بدنامی کو مٹانے کیلئے مرتدین از اسلام پادریوں نے پادری عماد الدین کے ذریعہ ایک کتاب بنام ”توزین الاقوال“ لکھوائی۔ جو نہایت دلآزار اور اشتعال انگیز تھی۔ چنانچہ خود عیسائی پرچہ ”شمس الاخبار“ لکھنؤ نے اس کے متعلق لکھا کہ یہ حد درجہ اشتعال انگیز اور شرخیز ہے۔ اور 1857ء کے مانند پھر غدر ہوا تو اس شخص کی بدزبانیوں اور بے ہودگیوں سے ہوگا۔ ہندو اخبارات ”رائے ہندو“ و ”پرکاش“ امرتسر و ”آفتاب پنجاب“ نے اسی قسم کا اظہار کیا ہے۔

پادری عماد الدین نے اپنی کتاب میں قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت پر اعتراضات کئے اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی شرمناک حملے کئے نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف گورنمنٹ کو اکسایا کہ یہ شخص گورنمنٹ کا دشمن ہے۔ جہاد کے حوالہ سے لکھا کہ قرآن مجید میں جہاد کا صریح حکم ہونے کی وجہ سے اِسے طاقت حاصل ہوگی تو ضرور بغاوت کرے گا۔ یہ کتاب جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملی تو آپؑ نے اس کے جواب میں نور الحق حصہ اوّل تحریر فرمایا۔

یہ مرتدین از اسلام خود کو علماء مشہور کر کے انگریز پادریوں میں عزت کے علاوہ مالی منفعت حاصل کیا کرتے تھے۔ اس وجہ سے اس کتاب کو آپؑ نے عربی میں تالیف فرمایا کر چیلنج دیا کہ اگر وہ عالم اور عربی زبان جانتے ہیں تو ایسی ہی کتاب عربی میں لکھ کر دکھائیں۔ اس کیلئے آپؑ نے پانچ ہزار روپے کا انعام بھی مقرر فرمایا۔ لیکن آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اطلاع دی ہے کہ یہ لوگ ذلیل ورُسوا ہوں گے اور کوئی مقابلہ کیلئے تیار نہیں ہوگا۔

صفحہ نمبر 32 پر سرکار انگریز کیلئے ایک اعلان ہے۔ اس کتاب میں قرآن کریم کے فضائل پر مشتمل چند قصائد بھی ہیں۔ جو لوگ قرآن کریم کی توہین سے باز نہیں آتے ان پر ایک ہزار مرتبہ لعنت کے الفاظ درج فرمائے۔ صلیبی فتنہ کی تباہی کیلئے آپؑ نے یوں دعا کی۔

يَا رَبِّ أَرِنِيْ يَومَ كَسْرِ صَلِيْبِهِم

يَا رَبِّ سَلِّطْنِيْ عَلَى جدرانهم

یعنی اے میرے ربّ! صلیب کا ٹوٹنا مجھے دکھلا۔ اے میرے ربّ! ان کی دیواروں پر مجھ کو مسلط کر۔ (صفحہ:128)

(2) نورالحق حصہ دوم:

یہ تصنیف لطیف جلد ہشتم کے صفحہ 187 تا 272 پر مشتمل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت تضرع کے ساتھ نورالحق حصہ اوّل میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی تھی کہ ''أَنْزِلْ نَصْرًا مِّنَ السَّمَآءِ'' (روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 184) یعنی اے خدا! تُو آسمان سے میرے لئے نصرت نازل فرما۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور سورج چاند گرہن سے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان پیشگوئی کو پورا کرتے ہوئے اس نشان کو مقررہ تاریخوں میں ظاہر فرمایا۔ سنن دار قطنی میں حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ کی حدیث درج ہے کہ مہدی کے ظہور کی علامت کے طور پر اللہ تعالیٰ ماہ رمضان کی تیرھویں رات کو اس کے پہلے حصہ میں چاند گرہن اور اٹھائیس رمضان کو سورج گرہن کا نشان دکھائے گا۔ قرآن مجید میں بھی اللہ تعالیٰ اس طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ وَخَسَفَ الْقَمَرُوَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ (القیامۃ:9، 10) یعنی اور چاند گہنا جائے گا اور سورج اور چاند اکٹھے کئے جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کی شہادت کیلئے اس پیشگوئی کے عین مطابق مشرقی ممالک میں 21 مارچ 1894ء کو چاند گرہن اور 6/اپریل 1894ء کو سورج گرہن ہوا۔ تصویری زبان میں گویا یہ ایک آسمانی نظارہ تھا جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے انتباہ کیا گیا تھا کہ امت کے آفتاب و ماہتاب یعنی علماء بے نور ہو چکے ہیں۔ جب یہ نشان ظاہر ہو چکا تو محرومان ازلی نے اسے بجائے ہدایت کے گمراہی کا ذریعہ بنالیا۔ اور اعتراض کیا کہ حدیث میں مذکور تاریخوں میں یہ گرہن نہیں ہوا۔ تب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مئی 1984ء میں نورالحق حصہ دوم کتاب لکھ کر ان حضرات کے اس اعتراض کا مسکت جواب دیا کہ حدیث میں قمر کا لفظ ہے جو پہلی رات کے چاند پر اطلاق نہیں پاتا پہلی رات کا چاند تو عربی میں ہلال کہلاتا ہے۔ حضورؑ نے اس کتاب میں تحدی فرمائی کہ خدا تعالیٰ نے یہ نشان تنہا میری صداقت کیلئے ظاہر فرمایا ہے۔ ورنہ تاریخ عالم سے کوئی ایسی مثال پیش کرو کہ کسی شخص نے خدا کی طرف سے ہونے کا دعویٰ کیا ہو اور پھر اس کے زمانہ میں رمضان کی ان معین تاریخوں میں خسوف و کسوف کا نشان ظاہر ہوا ہو۔ اگر ایسی مثال پیش کر سکو تو میں ایک ہزار روپیہ انعام دوں گا۔ مگر کوئی شخص نظیر پیش نہیں کر سکا۔

(3) اتمام الحجة:

یہ تصنیف لطیف جلد ہشتم کے صفحہ 273 تا 314 پر مشتمل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ ''اتمام الحجۃ'' جون 1894ء میں شائع فرمایا۔ یہ رسالہ امرتسر کے مشہور مخالف مولوی غلام رسول عرف مولوی رسل بابا صاحب کی کتاب ''حیات المسیح'' کے جواب میں تصنیف ہوا تھا۔ حضورؑ نے اس رسالہ میں قرآن و حدیث اور سلف صالحین کے اقوال غرض ہر جہت سے مسیح کی وفات پر مختصر مگر جامع بحث کی ہے۔

یہ رسالہ مولوی محمد حسین بٹالوی اور مولوی رسل بابا صاحب کو رجسٹری کر کے بھجوایا گیا لیکن انہوں نے جس زور و شور سے علمی جنگ کا اعلان کیا تھا اتنی ہی بے دلی سے ہتھیار ڈال دیئے۔ مولوی رسل بابا صاحب کے کئی معتقدوں نے چیلنج قبول کرنے کیلئے مولوی صاحب

پر بہت دباؤ ڈالا مگر وہ مختلف حیلوں بہانوں سے پہلو بچا گئے۔اس پر ان میں سے بعض نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر لی تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی کتاب انجام آتھم میں نو مشہور مفسد مخالفین میں مولوی رسل بابا صاحب کا شمار کیا ہے۔جو بالآخر 8دسمبر 1902ء کو طاعون سے امرتسر میں وفات پا گئے۔

(4) سِرّ الخلافۃ: یہ تصنیف لطیف جلد ہشتم کے صفحہ 315 تا 431 پر مشتمل ہے۔یہ تصنیف بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی عربی تصنیف ہے۔جو جولائی 1894ء میں شائع ہوئی۔اس بلند پایہ کتاب میں آپ نے حکم وعدل کے فرائض انجام دیتے ہوئے مسئلہ خلافت پر فیصلہ کن رنگ میں روشنی ڈالی۔دراصل سر الخلافۃ خلافت کے موضوع پر اپنی نوعیت کے اعتبار سے ایک بے مثال تصنیف ہے جس کی مثال اسلام کے چودہ سو سال کے لٹریچر میں ملنا ممکن نہیں ہے۔

اس معرکۃ الآراء کتاب سے سنی اور شیعہ علماء کیلئے ایک راہنمایانہ اصول موصول ہوا۔چنانچہ شیعہ مذہب کے مشہور عالم ،زبان فارسی کے فقید المثال شاعر اور ''ارجح المطالب فی مناقب اسد اللہ الغالب'' کے نامور مؤلف مولانا عبید اللہ صاحب بسمل پر اس کتاب نے بجلی کی طرح اثر کیا اور ان کے خیالات کی دنیا ایک ہی دن میں یکسر بدل ڈالی۔ اورانہیں سر الخلافۃ کا مطالعہ کرتے ہوئے رات کو سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی زیارت ہوئی۔اور دیکھا کہ سید الشہداء ایک بلند مقام پر رونق افروز ہیں اور فرما رہے ہیں کہ مرزا صاحب کو خبر کرو کہ مَیں آگیا ہوں ۔ چنانچہ مولانا بسمل صاحب دوسرے ہی دن حاضر ہوکر حضرت اقدسؑ کی بیعت سے مشرف ہوگئے۔اس کتاب میں عقیدہ ظہور مہدی کا ذکر کرکے اپنے دعویٰ مہدویت پر شرح وبسط سے بحث کی ہے۔ حضرت ابوبکرؓ، حضرت علیؓ اور صحابہ کرامؓ کے فضائل کا بھی ذکر ہے۔الغرض مسئلہ خلافت پر ایک قیمتی کتاب ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرکے کماحقہ استفادہ کرنے کی توفیق دے۔آمین

(نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

100 سال قبل
اگست 1920ء

❁ ایک معزز امریکن خاتون کا قبول اسلام:

مولوی فتح محمد سیال صاحب ایم اے امریکہ سے تحریر کرتے ہیں کہ مَیں نے امریکہ آنے سے قبل لنڈن میں خواب دیکھا تھا کہ یہاں آیا ہوں ۔ایک لیڈی کو مسلمان کیا ہے۔اس کا نام فاطمہ مصطفیٰ رکھا ہے۔ اس خواب کا ذکر لنڈن میں دوستوں سے اُسی وقت کیا گیا تھا۔اور بھی اس قسم کے بعض مبشرات تھیں۔ چنانچہ اب ایک تعلیم یافتہ معزز خاتون بنام مسز سوبولیوسکی نے اخبار میں عاجز کا ذکر پڑھکر لیکچروں میں شامل ہوتی رہیں۔کتاب ٹیچنگ آف اسلام اور بعض دیگر کتب کا مطالعہ کرکے پورے غور وفکر کے بعد انشراح صدر کے ساتھ داخل اسلام ہوئیں۔

(الفضل قادیان 30/اگست 1920ء صفحہ 7)

❁ مولوی مبارک علی صاحب نائیجیریا کیلئے روانہ:

مؤرخہ 19/اگست 1920ء کو مولوی مبارک علی صاحب بی۔اے، بی۔ٹی (بنگالی) نائجیریا میں تبلیغ اسلام کی غرض سے روانہ ہوئے۔احباب قادیان قصبہ کے باہر تک ان کو الوداع کرنے کیلئے گئے اور دعا کی گئی۔اور مولوی صاحب سب سے مصافحہ کرکے روانہ ہوگئے۔

(الفضل قادیان 23/اگست 1920ء صفحہ 1)

❁ ریورنڈ ڈاکٹر برنیڈن کا قبول احمدیت:

مولوی عبدالرحیم صاحب لنڈن سے تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خود رہنمائی کرتے ہوئے ہمارے بھائی ریورنڈ ڈاکٹر برنیڈن کو قبول احمدیت کی توفیق عطا کی ہے۔ڈاکٹر موصوف لکھتے ہیں ''میرا ایمان ہے کہ خدا صرف ایک واحد خدا ہے۔اور اقوام کی اُن قیود سے جو زمانہ حال کی بگڑی ہوئی مسیحیت نے ذات باری کیلئے مقرر کر رکھی ہیں۔آزاد ہے۔''

(الفضل قادیان 16/اگست 1920ء صفحہ 1)

اخبارِ مجالس

مجلس انصاراللہ جمال پور ضلع امرتسر:

مجلس انصاراللہ مجلس انصاراللہ جمال پور(ضلع امرتسر) کی طرف سے گاؤں کی گلیوں میں اور قبرستان میں ماہ جون 2020ء میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے چھ مرتبہ وقارعمل ہوا ہے۔جس میں(15)انصار شامل ہوئے۔
(گلزار علی زعیم مجلس انصاراللہ)

مجلس انصاراللہ ساندھرا، ضلع ترن تارن:

مجلس انصاراللہ ساندھرا(ضلع ترن تارن) کی طرف سے غرباء میں 250روپے تقسیم کئے گئے اور گاؤں کی گلیوں میں اور قبرستان میں ماہ جون2020ء میں وقارعمل ہوا۔(محمد علی زعیم مجلس انصاراللہ)

ہفتہ مال مجلس انصاراللہ قادیان:

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مؤرخہ 2جون تا8جون2020ء مجلس انصاراللہ قادیان نے اپنا دوسرا ہفتہ مال منانے کی توفیق پائی ہے۔جس میں محصلین نے بہت محنت کی اور اراکین انصاراللہ قادیان نے بڑھ چڑھ کر اپنا چندہ ممبری ادا کیا ہے۔فجزاھم اللہ تعالیٰ

شعبہ تعلیم مجلس انصاراللہ قادیان:

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی تصنیف لطیف ''برکات الدعاء'' کا خلاصہ تیار کرکے اراکین انصاراللہ قادیان میں تقسیم کیا گیا ہے۔

خدمت خلق مجلس انصاراللہ قادیان:

مجلس انصاراللہ قادیان کی طرف سے(550)انصار کو کھانا کھلایا گیا ہے۔نیز پانچ سو غرباء میں دولاکھ روپے کی امداد دی گئی ہے۔کرونا وائرس سے محفوظ رہنے کیلئے ہومیوپیتھی ادویات چارسوافراد میں تقسیم کئے گئے ہیں۔(شیخ ناصروحید، زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ قادیان)

خدمت خلق مجلس انصاراللہ دھلی:

ماہ جون 2020ء میں دوضرورت مندافراد کی مدد کرتے ہوئے مجلس انصاراللہ دہلی کی طرف سے پانچ ہزارروپے کی امداد پہنچائی گئی ہے۔

جلسہ سیرۃ النبیؐ دھلی:

دہلی میں کرونا وائرس کی وباء عروج پر ہونے کی وجہ سے مجلس انصاراللہ دہلی کے دس گھرانوں میں جلسہ سیرۃ النبیؐ کا انعقادعمل میں آیا ہے۔

امتحان دینی نصاب دھلی:

ماہ جون 2020ء میں مجلس انصاراللہ بھارت کی طرف سے منعقد ہونے والے امتحان دینی نصاب میں دس انصار نے شرکت کی ہے۔
(داؤد احمد زعیم مجلس انصاراللہ دہلی)

خدمت خلق مجلس انصاراللہ چنتہ کنٹھ:

ماہ جون 2020ء میں مجلس انصاراللہ چنتہ کنٹہ کی طرف سے چھ سوروپے کی امداد غرباء کو دی گئی ہے۔قبرستان میں ماہ جون میں ایک وقارعمل کیا گیا ہے۔جس میں(5)انصار شامل ہوئے۔

امتحان دینی نصاب چنتہ کنٹھ:

ماہ جون 2020ء میں مجلس انصاراللہ بھارت کی طرف سے منعقد ہونے والے امتحان دینی نصاب میں تین انصار نے شرکت کی ہے۔
(وسیم احمد زعیم مجلس انصاراللہ چنتہ کنٹہ)

خدمت خلق سکندرآباد:

ماہ جون 2020ء میں مجلس انصاراللہ سکندرآباد کی طرف سے مبلغ دوہزارروپے غرباء میں تقسیم کئے گئے ہیں۔نیز 5جوڑے بچوں کے کپڑے،5کمبل اور5بیڈشیٹ مستحقین میں تقسیم کئے گئے ہیں۔

امتحان دینی نصاب سکندرآباد:

ماہ جون 2020ء میں مجلس انصاراللہ بھارت کی طرف سے منعقد ہونے والے امتحان دینی نصاب میں(25)انصار نے شرکت کی ہے۔
(شمیم احمد زعیم مجلس انصاراللہ سکندرآباد)

خدمت خلق مجلس انصاراللہ بڈھانوں:

ماہ جون میں مجلس انصاراللہ بڈھانوں کی طرف سے پچاس غرباء کو کھانا کھلایا گیا ہے۔جبکہ مبلغ دس ہزارروپے لاک ڈاؤن کی وجہ سے پریشان غرباء اور ضرورتمندوں میں تقسیم کئے گئے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہماری خدمات کو قبول فرمائے۔آمین
(مختاراحمد محمود بھٹی زعیم مجلس انصاراللہ بڈھانوں)

خدمت خلق مجلس انصاراللہ بھدرواہ:

ماہ جون میں مجلس انصاراللہ بھدرواہ(ضلع ڈوڈہ) کی طرف سے

پانچ غرباء میں مبلغ دس ہزار روپے کی امداد نقدی کی صورت میں کی گئی ہے۔ نیز پندرہ لوگوں کو کھانا کھلایا گیا ہے۔

(رشید احمد گنائی زعیم مجلس انصار اللہ بھدرواہ)

خدمت خلق مجلس انصار اللہ ملوق:

ماہ جون میں مجلس انصار اللہ ملوق (بنگال) کی طرف سے اٹھارہ غرباء کو کھانا کھلایا گیا ہے۔ اور نوسو روپے مستحقین میں تقسیم کئے گئے۔

(اصغر علی، زعیم مجلس انصار اللہ ملوق)

خدمت خلق مجلس انصار اللہ گانتلا (بنگال):

ماہ جون 2020ء میں مجلس انصار اللہ گانتلا (بنگال) کی طرف سے پندرہ غرباء کو کھانا کھلایا گیا ہے۔ اور -/3300 سو روپے چودہ مستحقین میں تقسیم کئے گئے ہیں۔ (مختار شیخ، زعیم مجلس انصار اللہ گانتلا)

خدمت خلق تالگرام (بنگال):

ماہ جون 2020ء میں مجلس انصار اللہ تالگرام (بنگال) کی طرف سے بیس غرباء کو کھانا کھلایا گیا ہے۔ اور -/3000 روپے مستحقین میں تقسیم کئے گئے ہیں۔ (زعیم مجلس انصار اللہ تالگرام)

خدمت خلق مجلس انصار اللہ حیدرآباد:

ماہ جون 2020ء میں ہومیوپیتھی اور ایلوپیتھی ڈاکٹروں کے ذریعہ ایک مفت میڈیکل کیمپ لگایا گیا ہے۔ جس میں کل (421) مریضوں کا علاج کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں تین افراد کو علاج کیلئے مبلغ آٹھ ہزار روپے کی مدد نقدی کی صورت میں کی گئی ہے۔

مجلس انصار اللہ حیدرآباد کی طرف سے لاک ڈاؤن کی وجہ سے پریشان دس غرباء کو ایک ماہ کا راشن تقسیم کیا گیا ہے۔ دیگر مختلف لوگوں کو نقدی کی صورت میں بارہ ہزار روپے کی مدد کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں ایک سو مزدوروں کو کھانا کھلایا گیا ہے۔

(محمد مبشر احمد، زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ حیدرآباد)

خدمت خلق مجلس انصار اللہ کوئمبتور:

مجلس انصار اللہ کوئمبتور (صوبہ تامل ناڈو) کی طرف سے لاک ڈاؤن کی وجہ سے پریشان (144) لوگوں کو کھانا کھلایا گیا ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا اثر پڑا ہے اور جماعت کا پیغام بھی پہنچا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین

(سید باشا۔ زعیم مجلس انصار اللہ کوئمبتور)

خدمت خلق مجلس انصار اللہ کاواشیری:

ماہ جون 2020ء میں مجلس انصار اللہ کاواشیری (ضلع پالگھاٹ، صوبہ کیرالہ) کی طرف سے لاک ڈاؤن کی وجہ سے پریشان (6) لوگوں کو کھانا کھلایا گیا اور پانچ صد روپے نقدی کی صورت میں مدد کی گئی ہے۔

(زعیم مجلس انصار اللہ کاواشیری)

خدمت خلق مجلس انصار اللہ منّارگھاٹ:

ماہ جون 2020ء میں مجلس انصار اللہ منّارگھاٹ (ضلع پالگھاٹ، صوبہ کیرالہ) کی طرف سے لاک ڈاؤن کی وجہ سے پریشان (18) لوگوں کو کھانا کھلایا گیا اور سات ہزار روپے نقدی کی صورت میں مدد کی گئی ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا اثر پڑا ہے اور جماعت کا پیغام بھی پہنچ گیا ہے۔

(اے۔ آر۔ ریاض زعیم مجلس انصار اللہ منّارگھاٹ)

خدمت خلق مجلس انصار اللہ بھدرک:

ماہ جون 2020ء میں مجلس انصار اللہ بھدرک (صوبہ اڈیشہ) کی طرف سے لاک ڈاؤن کی وجہ سے پریشان (40) لوگوں کے گھروں میں راشن پہنچایا گیا ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا اثر پڑا ہے اور جماعت کا پیغام بھی پہنچ گیا ہے۔

(شیخ ظہور احمد۔ زعیم مجلس انصار اللہ بھدرک)

مساعی مجلس انصار اللہ سینٹ تھامس:

مؤرخہ 17 جون 2020ء کو سوشل میڈیا کے ذریعہ مجلس انصار اللہ سینٹ تھامس (چنئی) کا ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ اسی روز اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں سورج گرہن کی نماز باجماعت اپنے اپنے گھروں میں ادا کرنے کی توفیق ملی ہے۔

ایک لڑکے کا دل کا آپریشن ہونے والا تھا۔ اس لڑکے کو خون کی ضرورت پڑی۔ چنانچہ خدام کے ساتھ ساتھ ایک ناصر نے بھی خون کا عطیہ دینے کی توفیق پائی ہے۔ الحمدللہ۔

(اے سلیم اللہ۔ زعیم مجلس انصار اللہ چنئی)

:پتہ:
بنگلور
کرناٹک
فون نمبر:
9945433262

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں
”یادرکھو ہدایت تو اُن کو ہوتی ہے
جو تعصب سے کام نہیں لیتے
وہ لوگ فائدہ نہیں اُٹھاتے جو تدبر نہیں کرتے“
(ملفوظات جلد 1 صفحہ 158 مطبوعہ 2018ء قادیان)

:طالب دعا:
بی ایم خلیل احمد
ابن محترم بی ایم
بشیر احمد صاحب مرحوم
ابن محترم موسیٰ
رضا صاحب مرحوم
وفیملی

”مَیں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف ایسی کامل اور جامع کتاب ہے کہ کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی“ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 610)
(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

ZISHAN AHMAD AMROHI (Prop.)

ADNAN TRADING CO.
TENDU PATTA AND TOBACO SUPLIER
Amroha-244221 (U.P.)

Mobile
7830665786
9720171269

”خدا کا دامن پکڑنے والا کبھی محتاج نہیں ہوتا اُس پر کبھی بُرے دن نہیں آ سکتے“ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 263)
(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

::طالبِ دُعا::
شیخ غلام مسیح، زیب النساء

BHADRAK
ODISHA
Ph.09437060325

::منجانب::
شیخ غلام احمد

”تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہئے“ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 607)
(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

K.Saleem Ahmad

City Hardware Store
89 station road radhanagar
chrompet chennai - 600044

Ph. 9003254723
email:
ksaleemahmed.city@gmail.com

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا ☆ نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے (دُرّثمین)
طالب دُعا: سیٹھ محمد بشیر و اہل و عیال

M/S : BASHEER & COMPANY VADDEMAN H.O. HYDRABAD (T.S.)

”خدا کا دامن پکڑنے والا کبھی محتاج نہیں ہوتا اُس پر کبھی بُرے دن نہیں آسکتے“ (ملفوظات جلد3 صفحہ 263)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

R.N.Nagar
Post. SORO
Dist.BALASORE-ODISHA
Pin-756045

BANTY SHOE CENTRE

::طالبِ دُعا::
سراج خان

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

فون نمبر: 1800 103 2131

وقت صبح 8:30 تا رات 10:30 (تعطیل: جمعۃ المبارک)

Prop: Sk. Ishaque

Phangudubabu	:	7873776617
Tikili	:	9777984319
Papu	:	9337336406
Lipu	:	9437193658

Faizan fruits traders

Near Railway Gate, Soro
Balasore, Odisha - 756045

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

منجانب: سیٹھ وسیم احمد
مجلس انصار اللہ چنتہ کنٹہ، تلنگانہ

إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا (بنی اسرائیل:31)

LUCKY BATTERY CENTRE
BATTERY & DIGITAL INVERTER

Thana Chhak, NH-5 Soro
Balasore, Odisha, Pin 756045
e-mail : abdul.zahoor786@gmail.com
Mob. 09438352786, 06788221786

Sk. Abdul Rahim (SUNGRA)

Ganimat Bibi - 9090900923

Papu Cloth Store

Mobile No. 9438290211

SALEPUR - CUTTACK - ODISHA

Silver screen
image india pvt ltd.
Ad Agency

CREATIVITY IS THE BREATH OF OUR BRAINS..!

WE DO ALL ADVERTISEMENT

No: 7, Pasumarthi Street, Rangarajapuram
Kodambakkam, Chennai - 600 024. India.
E-mail: silverscreenimage@gmail.com
silver_screenimage@yahoo.com
Web: www.silverscreenimage.com
Mobile : 9790896372 / Phone : 044-43598788

PRINT MEDIA
ELECTRONIC MEDIA
POSTER
BROCHURES
FLUX PRINTING
VINAYAL
HORDINGS

PAPU:9337336406
LIPU: 9437193658-9778116653
PAPU LIPU ROAD WAYS
SORO, BALASORE, ODISHA - 756045
ALL INDIA TRUCK SUPPLIER

Taj 9861183707
TAJ METER HOUSE
234. Okilbag, Laxmisagar,Cuttack Road
Bhubaneswar-751006,Odisha.
We also repair digital meter

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے
اس سے ہمیں مخالفین کے اعتراضوں کے جواب بھی ملیں گے
اور قرآن کریم کے علوم کی بھی معرفت ہمیں حاصل ہوگی" (الفضل انٹرنیشنل 2 تا 8 جولائی 2004)

{ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز}

پروپرائٹر حمید احمد غوری
فرید انجینئرنگ ورکس اینڈ رولنگ شٹر حیدرآباد، تلنگانہ

JOTI SOW MILL (P) Ltd. BHADRAK (ODISHA)
JSM
S.A.Quader (Managing Director)
c/o Abdul Qadeer Khan

تکبّر بہت خطرناک بیماری ہے جس انسان میں یہ پیدا ہوجاوے اسکے لئے رُوحانی موت ہے (ملفوظات جلد 4 صفحہ 437)

تبلیغِ دین نشر و ہدایت کے کام پر
مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

طالب دُعا: سیٹھ محمد زبیر
H.No.18-B-140. C/O *SONY GROUP*
BANDLA GOWDA. CHANDRAYAN GUTTA. HYDERABAD-500005

S.A.Quader
Managing Director

Ph : 230088 (O)
(06784) : 250853 (O)
: 252420 (R)

JMB

JMB RICE MILL (P) Ltd.
Tishal Pur, Rahanja, Bhadrak.

”میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تم
خدا تعالیٰ کے احکام کے پورے پابند ہو جاؤ اور
اپنی زندگیوں میں ایسی تبدیلی کرو جو صحابہ کرامؓ نے کی تھی“
(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد4 صفحہ 468، ایڈیشن 2008، انڈیا)

UDUPI THE VEG

HOTEL HILL VIEW

Your Residence of Coorg
Hill Road, Madikeri, Kodagu,
KARNATAKA, INDIA
Ph:08272 223808, 9901490865

UDUPI THE VEG

Coorg's Prominent Vegetarian Restaurant
Al Wesal Tower, Kohinoor Road, Madikeri,
Coorg (Kodagu), Karnataka, India
Phone:+91-8277526644,+91-8272220144
www.udipitheveg.in

Ph:09419049823

”میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں
کہ تکبّر سے بچو کیونکہ تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں
سخت مکروہ ہے...... ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے
زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنر مند ہے وہ متکبّر ہے۔“ (نزول المسیح صفحہ ۴۰۲)

Ph:09622584733

اِرْشَاد حَضْرَتْ مَسِیْح مَوعُود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃ والسَّلَام

DAR FRUIT COMPANY KULGAM :: طالبِ دُعا

Shop 73 Fad 40B Fruit Market Kulgam P.O. ASNOOR 192233

Phone No. off. 01931-212789 - 09622584733 - Res. 07298119979